یعنی اگر ایمان دنیا سے بالکل اُٹھ گیا اور ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو بھی ایک فارسی النسل
شخص اُسے وہاں سے واپس لا کر پھر دنیا پر قائم کر دیگا ؀

آؤ اب عرب سے ایران کی طرف چلکر دیکھیں کہ آیا وہاں بھی امام آخر زمانؑ کے ظہور
کی خبر دیگئی ہے۔ جب ہم پارسیوں کی کتاب مقدس دساتیر میں اپنے مقصود کی تلاش
کرتے ہیں۔ تو اس میں ہمکو یہ صاف و صریح پیشگوئی ملتی ہے :-

"چوں چنیں کارہا کنند از تازیان مردے پیدا شود کہ از پیروان او دیہیم و تخت"
"و کشور و آئیں ہمہ بر افتد و شوند سرکشاں زیردستان بینید بجائے پیکرگاہ"
"و آتش کدہ خانہ آباد بے پیکر شد نماز بروں سو .... پس افتند در ہم"
"و کنند خاک پرستی و روز بروز جدائی و دشمنی در آنہا افزوں شود"
"پس باید شما خوبی ازیں واگر ماند یکدم انگیزم از کسان تو کسے و آئین آب تو بتو رسانم"
"و پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو برنگیرم"

یعنی جب ایران کے لوگ ایسی ایسی بد کرداریوں کے مرتکب ہونے لگیں گے تو
عربوں میں سے ایک مرد بزرگ کا ظہور ہوگا جسکے پیرو ایران کے تاج و تخت کو درہم برہم
کر دینگے۔ زبردست زیردست ہو جائینگے۔ بت کدوں اور آتش کدوں کی جگہ ایک آباد
گھر قائم ہوگا جس میں کوئی تصویر نہ ہوگی اور لوگ اُس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے
پھر کچھ مدت بعد انہیں تفرقہ پڑ جائے گا۔ وہ خاک پرستی کرنے لگیں گے۔ بغض و عداوت
ان میں روز بروز بڑھتی جائیگی۔ بعد ازاں تمہارے لیئے خوشخبری ہے کہ اگر دنیا کے
خاتمہ میں ایک ساعت بھی باقی رہی ہوگی تو میں تیرے لوگوں میں سے ایک شخص کو کھڑا
کرونگا۔ اور تیرا آئین اور تیری رونق تجھے پھر دوں گا۔ اور تیرے فرزندوں سے پیغمبری
و پیشوائی واپس نہ لونگا ؀

ناظرین کرام پیغمبر ایران کی یہ پُرشوکت پیشگوئی تو آپ نے سُن لی۔ دیکھا کیسی صراحت سے
ایران کے مستقبل پر روشنی ڈالی اور اسکے انقلاب کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور یہ بھی
دنیا جانتی ہے کہ کس صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ رسول عربیؐ (فداہ نفسی)

کی بعثت۔ پھر آپ کے غلاموں کے ہاتھ سے سلطنتِ کسریٰ کی تباہی۔ اسکے بعد اُمتِ محمدیہ میں باہم تفرقہ اور بُغض وکین۔ یہ ایسے واقعات ہیں جن کا کسی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لیئے پیشگوئی کا آخر جزو بھی لامحالہ پورا ہونا تھا یعنی آخری زمانہ میں ایک مرد فارسی النسل کا دنیا کی رہنمائی وہدایت کے لیئے مبعوث ہونا اور اسکی نسل میں تاقیامت سلسلہ پیشوائی جاری رہنا ۔

اب سرزمینِ ایران سے ذرا خطۂ ہندوستان کی طرف آیئے اور دیکھیئے کہ آریہ ورت کے رشی اور اوتار اس بارہ میں کیا کچھ خبریں دے رہے ہیں۔ اس مقصد کے لیئے ہمیں وید شاستروں یا پُرانوں کی بذاتِ خود چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آریہ ورت کے اپنے ہی سعید فرزندوں اور وید پُران کے ماننے والوں۔ نہیں بلکہ انکے بھی مذہبی پیشواؤں کی تحقیقات اس بارہ میں زیادہ موثر و مستند ہوگی۔ چنانچہ ہندوستان کی اخباری دنیا اور خاصکر مذہبی حلقوں میں یہ خبر غالباً عام طور سے معلوم ہوگی کہ آج سے کم وبیش دس سال پہلے ہندوؤں کے ایک فاضل پنڈت نے جو پنڈت بالمکند جی کے نام سے مشہور اور کوچہ پاتی رام دہلی کے رہنے والے تھے ایک* اشتہار شائع کیا جسمیں بڑے زور سے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ شری نہہ کلنک اوتار جن کی ہندو دھرم کی پستکوں میں خبر دیگئی ہے انکے ظہور کا یہی زمانہ ہے ۔

پنڈت صاحب موصوف اپنے اس اشتہار میں لکھتے ہیں :-

شری نشکلنک بھگوان کا اوتار

(شری ہنومان جی کی جے)

سنا رہی پُرشوں کو ودت ہو کہ آجکل جیسے جیسے اوپدرو ہمارے دیش میں ہو رہے ہیں وہ سب کو معلوم ہی ہیں مثلاً استریوں کا بیوہ ہونا اور ساتھ ہی (ان بُری باتوں کا بھی ہونا جنکو بچہ بچہ جانتا ہو اور گھی اور غلہ وغیرہ کا، اسقدر گراں ہونا اور علاوہ اسکے سینکڑوں قسم کی مصیبتیں

---

* یہ اشتہار حضرت احمدؑ کی کتاب حقیقۃ الوحی میں نقل ہو چکا ہے اور اسکی اصل کاپی بھی ہمارے ہاں بفضلہ موجود ہے۔ (ایڈیٹر)

ہمارے آریہ ورت پر آئی ہوئی ہیں کہ جن کا ذکر بیان ہو رہا ہے یہ آپ لوگوں پر خوب روشن ہے کہ جو طاقت آپکے پتا و دادا میں تھی اب وہ آپ میں کہاں اور آپ میں جو حوصلہ طاقت و بدھی ہے وہ آپکی اولاد میں ہے یا کچھ آیندہ ہوجائیگی امید ہے پس اے سجنو! اگر آپ لوگوں کو اس مہاکشٹ سے چھٹنے کی خواہش ہے اور نرا کار و ساکار کی ایکتا اور پرماتما میں پریم اور بھگتی بڑھانے کی خواہش ہے تو شری نشکلنک جی مہاراج کا ضرور سمرن و دھیان کیجئے کیونکہ ایشور پرماتما ہمیشہ بھگتوں کے بس میں ہوتے ہیں انکو اپنے بھگتوں کو سکھ دینے کی ہی اچھا یعنی خواہش رہتی ہے وہ ضرور پرگھٹ ہو کر حال میں ہی ان سب اپدروں اور دشٹوں کو ناش کرینگے اگر کسی سجن کو یہ خیال ہو وے کہ ابھی کلجگ کا پرتھم چرن ہی ہے اور مہاراج جی کا جنم کلجگ کے انت میں لکھا ہے تو آپ غور کیجئے کہ اس سے زیادہ اور کیا کلجگ پرتیت ہوگا کہ استریاں اپنے پتیوں کو چھوڑ کر دوسروں پر نگاہ رکھیں اور اولاد اپنے والدین کی وفاداری میں نہ رہیں اور والدین اپنی اولاد کو اولاد کی طرح نہ سمجھیں یہاں تک کہ آجکل سبھی چیزیں اپنے اپنے دھرموں سے پھری ہوئی ہیں اب کوئی صاحب یہ فرماویں کہ ابھی شاستر دوارا وقت نہیں دوت ہوتا ہے تو بھائی پیارے بھگتو! نرسی جی کا بھات بھرنا بھی پہلے کسی شاستری جی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ شری کرشن چندر مہاراج ایسا بھات دیویں گے اور اسی طرح سینکڑوں بھگتوں کے کارکاج سدھ کر دیئے جیسا کہ پہلاد بھگت کے اودھارنے کو کہیں ساعت اور تتھی نہیں لکھی تھی جب نرسنگھ جی پرگھٹ ہو چکے اور دیت راج کو مار چکے تبھی تو معلوم ہوا کہ نارائن جی نے اپنے بھگت کے اودھارنے کے واسطے اوتار لیا ہے اس سبب سے ان کلکی بھگوان مہاراج کا پرگھٹ ہونا مانو سنسار کے سکھ کا مول ہوگا جس کا بھگوان سورج نرائن کا اودے ہونا سب دنیوی کاربار و دیگر مخلوقات کے سکھ کا مول ہوتا ہے کیونکہ آنکھوں سے دکھائی تبھی دیتا ہے جبکہ اندھیرا دور ہوتا ہے پیارے مترو! سچی پریتی اور بھگتی کا تجربہ ایشور کے درشن ہی کرنیکا ہے جیسا کہ **شری شوجی مہاراج نے کہا ہے**

اگ جگ میں سب رہت ورا گی + پریم سے پربھو پرگھٹیں جمی آگی۔

ਚੌ॰ ਅਗ ਜਗ ਮੈਂ ਸਬ ਰਹਿਤ ਬਿਰਾਗੀ

ਪ੍ਰੇਮ ਤੇ ਪ੍ਰਭੂ ਪ੍ਰਗਟੈ ਜਿਮਿ ਆਗੀ

اپنے شاستروں کے سچے تجربہ کو سچی پریت سے پرتیت کرو کہ کہاں پیدا ہوتے ہے بدھی داو غور سے سوچو کہ (دوس تھان جہان بھانو پہ کاشو) سنبل وہی ہے جہاں نشکلنک جی پرگھٹ ہوں ہے سجنو! مہاتماؤ! پنڈتو! میرے اس تھوڑے سے لکھے کو بہت جانو کیونکہ عقلمندوں کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اب ایشور مہاراج سے بھی پرارتھنا ہے کہ آپ جلدی پرگھٹ ہو کر اپنے بھگتوں کو بچاؤ اور اس مایہ روپی جال سے نکالو ورنہ سنسار سب کچھ گیا ہوا ہی ہے۔ اگر میری اس میں کوئی غیر مناسب بات یا بھول ہو وہ اپنا بچہ سمجھ کر معاف فرما دیں ✣ المشتہر بالملکند جی کونچہ پاتی رام دہلی۔ (مطبوعہ نظامی پریس دہلی)

ترجمہ اس اشتہار کا یہ ہے

بے عیب (معصوم) بھگوان کا اوتار

یعنی

معصوم خلیفۃ اللہ

اہل دنیا کو واضح ہو کہ آجکل جیسی جیسی بدیاں ہمارے ملک میں ہو رہی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں مثلاً عورتوں کا بیوہ ہونا اور ساتھ ہی ان بُری باتوں کا بھی ہونا جنکو بچہ بچہ بھی جانتا ہے اور غلہ اور گھی وغیرہ کا اسقدر گراں ہونا اور علاوہ اسکے سینکڑوں قسم کی مصیبتیں ہمارے آریہ ورت (ہندوستان) پر آئی ہوئی ہیں کہ جن کا ذکر بیان سے باہر ہے یہ آپ لوگوں پر خوب روشن ہے کہ جو طاقت آپکے آباؤ اجداد میں تھی وہ اب آپ میں کہاں؟ اور آپ میں جو حوصلہ طاقت اور عقل ہے وہ آپ کی اولاد میں ہے؟ یا کچھ آیندہ ہو جائیگی امید ہے پس اے دوستو! اگر آپ لوگوں کو اس درد عظیم سے نجات پانیکی خواہش ہے تو بے عیب خلیفۃ اللہ مہاراج کا ضرور خیال اور دھیان کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے راستباز بندوں کے حامی ہوتے ہیں انکو اپنے برگزیدہ بندوں کو

ہمیشہ راحت پہنچانے ہی کی خواہش ہوتی ہے اور وہ اسی زمانہ میں ظاہر ہو کر تمام بدیوں اور بدکرداروں کو ہلاک کرینگے اگر کسی دوست کو یہ خیال ہووے کہ ابھی کلجگ (زمانہ کذب و افترا) کا پہلا ہی دَور ہے اور مہاراج کا جنم کلجگ کے آخر میں لکھا ہے تو آپ غور کریں کہ اس سے زیادہ اور کیا کلجگ ظاہر ہوگا کہ عورتیں اپنے شوہروں کو چھوڑ کر دوسروں پر نظر رکھتی ہیں اور اولاد اپنے والدین کی فرمانبرداری اور وفاداری میں نہ رہیں اور والدین اپنی اولاد کو اولاد کی طرح نہ سمجھیں یہاں تک کہ سبھی چیزیں اپنے اپنے مذہب سے پھری ہوئی ہیں اب کوئی صاحب یہ فرماویں کہ ابھی شاستر کے موافق وقت نہیں معلوم ہوتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ بھائی پیارے دوستو! نرسی جی (ایک برگزیدہ بندہ خدا) کا ظہور بھی پہلے کسی عالم کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ شری کرشن جی مہاراج ایسا ظہور کریں گے اور اسی طرح سینکڑوں برگزیدہ بندگانِ خدا کی حمایت اور نصرت کی گئی جیسے کہ پہلاد بھگت کی حمایت اور نصرت کا کوئی وقت اور تاریخ لکھی نہ گئی تھی مگر جب نرسنگھ جی ظاہر ہو چکے اور دیت راج کو مار چکے تب معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی حمایت کے واسطے ظہور فرمایا ہے اسی طرح پر کلکی بھگوان مہاراج کا ظہور ہے۔ اور وہ کُل دنیا کے آرام کا باعث ہوتا ہے اور اسی سے کام کاج چلتا ہے کیونکہ آنکھوں سے اُسی وقت دکھائی دیتا ہے جب اندھیرا دُور ہو جاوے پیارے دوستو! سچی عبادت اور محبت الٰہی تب ہی ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کو انسان گویا دیکھ لے جیسا کہ شو جی مہاراج نے فرمایا ہے "آگ کُل دنیا میں رہتی ہے اور جس طرح پر رگڑ سے وہ پیدا ہوتی ہے اسی طرح پرمیشر کا حال ہے جب انسان اس سے محبت کرتا ہے تو اس کا ظہور ہوتا ہے" اپنی کتابوں کے سچے تجربہ کو سچے یقین سے مان لو اور جو کوئی یہ سوال کرے کہ وہ کہاں پیدا ہوئے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اے عقلمندو غور کرو کہ اسکے ظہور کا وہ محل ہے جہاں آفتاب کا ظہور ہوتا ہے (یعنی مشرق میں) سنبل (وہ جگہ جہاں اس اوتار کا ظہور مانا گیا ہے) وہی ہے جہاں وہ خلیفۃ اللہ ظاہر ہوں۔ دوستو! بزرگو! پنڈتو! میرے اس تھوڑے سے لکھے کو بہت جانو کیونکہ عقلمندوں کو اشارہ ہی کافی ہے۔ اب خدا تعالیٰ سے دعا،

کہ آپ جلد اپنا ظہور فرما کر اپنے دوستوں کو بچائیے اور اس دنیا کے جال سے نجات دے دیجئے ورنہ دنیا بگڑ چکی ہے اگر اس میں کوئی امر غیر مناسب ہو تو آپ معاف کریں۔

المشتہر

بالمکند جی کونچہ پاتی رام دہلی

بے محل نہ ہوگا اگر ہم اسجگہ وہ ایشور بانی یا کلام ربانی بھی پیش کر دیں جو کرشن جی مہاراج پر نازل ہوا اور ہندو دھرم کی مشہور مقدس کتاب گیتا میں بدیں مفہوم درج ہے:-

"جب جب دھرم کی ہانی ہوتی اور ادھرم بڑھ جاتا ہے تب میں"
"پرماتما اوتار دھار لیتا ہوں۔ نیک لوگوں کی رکھیا کرتا ہوں اور"
"پاپیوں کا ناش کر کے بار بار اوتار دھار کر دھرم کو قائم کرتا ہوں"

یعنی جب کبھی دنیا میں دین کی بے توقیری ہوتی اور بیدینی زور پکڑ جاتی ہے تب میں (خدا) کسی اپنے مامور و مرسل کے ذریعے اپنا جلال ظاہر کرتا ہوں۔ راستبازوں کی حمایت و حفاظت کرتا اور گنہگاروں خطاکاروں کو انکی بداعمالیوں کی سزا دیتا ہوں۔ میں بار بار اپنے مرسلوں کے ظہور سے دین کو از سر نو قائم کرتا ہوں۔

اسی آریہ ورت میں ایک اور عظیم الشان پیشوا ساکی منی گوتم کے نام سے مشہور ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی شری کرشن جی کی طرح ایک مصلح اعظم کی پیشگوئی کی ہے جسے وہ متیا بدھ کے نام سے پکارتے ہیں۔

اگر تمام محولہ بالا پیشگوئیوں کو یکجا کر کے بغور دیکھا جائے تو بڑی آسانی سے انسان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ ان تمام پیغمبروں نے ایک ہی وقت یعنی آخری زمانہ کے لیئے دراصل ایک ہی جلیل القدر و عظیم الشان مرسل یزدانی کے ظہور کی خبر دی ہے۔ کیونکہ سب ہی اس کا سرزمین مشرق میں ظاہر ہونا بیان فرماتے اور یہی اسکے ظہور کا زمانہ بتلاتے ہیں۔ جو آج ہمارے سامنے گذر رہا ہے اور جس کے حالات حرف بحرف ان آثار و علامات پر چسپاں ہوتے ہیں جو زمانہ ظہور کے متعلق بیان ہوئے

ہیں۔ ازانجملہ ایک بے دینی کا زور اور دین حق کی تحقیر و توہین بھی ہے +

آؤ ذرا ایک نظر ان پیشگوئیوں پر پھر ڈال لیں :-

یسعیاہ نبی کہتے ہیں کہ وہ راستباز پورب (مشرق) میں برپا ہوگا۔ رسول عربی (فداہ نفسی) فرماتے ہیں کہ دجّال جسے مسیح موعودؑ ہلاک کریگا مشرق سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیا معنی مسیح موعودؑ بھی مشرق ہی میں ہوگا۔ حضرت مسیح ناصریؑ کے لطیف پیرائیہ کلام سے بھی یہی نکلتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "ابن آدم کا آنا بجلی کی مانند ہوگا جو مشرق سے چمکتی اور مغرب کی طرف جاتی ہے کیونکہ جہاں مردہ لاشیں ہونگے وہیں گِدھ بھی ہونگے" جناب مسیحؑ عوام کو سمجھانیکی غرض سے اکثر تمثیلوں میں کلام کیا کرتے تھے۔ یہاں بھی آپ نے لاشوں اور گِدھ کی مثال میں دراصل ایک وجہ معقول بتلا دی ہے ابن آدمؑ کے مشرق میں ظاہر ہونے کی۔ یعنی (مردہ مذاہب اور عقائد باطلہ کے) جن لاشوں کو دفع کرنا اس آنیوالے کا کام ہے وہ سب کے سب اسی خطہ میں مجتمع ہونگے جہاں اس کا ظہور ہوتا ہے۔ چنانچہ واقعات نے ثابت کردیا کہ مذاہب مختلفہ اور عقائد متنوعہ کا جو اجتماع مسیح موعودؑ کے ملک میں تی زمانا موجود ہے دنیا کے پردہ پر اور کہیں نہ دیکھا نہ سُنا +

علیٰ ہذا القیاس پیغمبر ایران۔ سری کرشن جی۔ اور گوتم بدھ کی پیشگوئیاں بھی صاف صاف بتلا رہی ہیں کہ موعود پیغمبر مشرق میں مبعوث ہوگا۔ نہیں نہیں بلکہ کرشنؑ اور بدھؑ کی دی ہوئی بشارات کے مطابق تو لازماً اسے ہندوستان ہی میں پیدا ہونا چاہیئے تھا۔ پھر ان سب کا اسکے زمانہ ظہور کی نسبت بھی اتفاق ہے۔ بلکہ دانیال نبی کے الفاظ تو یہاں تک دیتے ہیں کہ موعود پیغمبر دائمی قربانی کے موقوف ہونے اور بتوں کے توڑے جانے سے ۱۲۹۰ دن بعد برپا ہوگا۔ یہ ظاہر ہے کہ سابق مذاہب کے مطابق جو قربانیاں ہُوا کرتی تھیں انہیں اسلامی شریعت نے آ کے منسوخ و موقوف کیا اور بتوں کی بیخکنی بھی عرب میں آنحضرتؐ ہی کے ظہور پاک سے ہوئی۔ چونکہ الہامی زبان میں دن سے مراد اکثر سال

ہوتی ہے۔ پس دائمی قربانی موقوف ہونے اور بتوں کے توڑے جانے سے ۱۲۹۰ دن بعد کے معنی رسول کریمؐ کی بعثت سے ۱۲۹۰ سال بعد ہوئے جو حضرت احمد آخر زمانؑ (مسیح موعودؑ) کے مامور ہونے کا زمانہ ہے ÷

زرتشتی مذہب کی پیشگوئی کے مطابق موعود نجات دہندہ زرتشت سے ۳ ہزار سال بعد ہونا تھا (دیکھو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۲۴ اڈیشن نہم و دہم) اگرچہ زرتشت کے ظہور کا ٹھیک زمانہ معلوم نہیں لیکن جس اغلب زمانہ کا محققین نے پتہ دیا ہے اسکے رُو سے زرتشت کو ہوئے اس وقت قریباً تین ہزار برس ہی گذرتے ہیں۔ جیسا کہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا وغیرہ کے حسب ذیل اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے:۔ "ڈنکر اسکو حضرت مسیحؑ سے ایک ہزار سال قبل بتلاتا ہے" (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۲۴ طبع نہم و دہم) پھر "نہایت اغلب اندازہ کے مطابق زرتشت ۱۴ ادیں صدی قبل مسیح میں گذرا ہے" (" جلد ۱۸ صفحہ ۶۵۴)

مسٹر ایل ایچ ملز ڈی ڈی اپنے فاضلانہ مضمون میں جو انہوں نے زرتشتی مذہب کے متعلق رسالہ Religious Systems of the world یعنی "مذاہبِ عالم" میں شائع کرایا تھا۔ زرتشت کی کتاب **گاتھا** کی تاریخ سے بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ -- ------------ ہمارا ممتاز رفیق پروفیسر "ڈرماسٹیٹر" اور خود ہم اس بارہ میں کسی قدر مختلف زمانوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ پروفیسر موصوف اس زمانہ کی تعیین آٹھ سو برس قبل از مسیحؑ کرتا ہے اور میں پروفیسر روتھ آف ٹوبنجن کی رائے سے اتفاق کر کے ان کا زمانہ ۱۲۰۰ سے ۱۵۰۰ سال تک قبل مسیح تجویز کرتا ہوں"۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ موصوفہ بالا فاضل محققین کے نزدیک زرتشت آٹھ سو اور ڈیڑھ ہزار برس کے درمیان قبل مسیحؑ گذرا ہے۔ جس سے ہم یہ نتیجہ نکال

سکتے ہیں کہ موجودہ زمانہ ہی زرتشت کی وہ پیشگوئی کے پوری ہونیکا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر موعود زرتشت سے تین ہزار سال بعد آتا ہے ؀

اسلامی پیشگوئیوں میں جو پیغمبر موعود کو عیسیٰ ابن مریم کے نام سے پکارا گیا ہے اُس سے بھی اُسکے زمانہ ظہور پر بڑی روشنی پڑتی ہے۔ قرآن مجید سے پایا جاتا ہے کہ سلسلہ موسوی اور سلسلہ محمدی (علیہما الصلوٰۃ والسلام) دونوں باہم متوازی واقع ہوئے ہیں۔ اور آنحضرت (صلعم) کو مثیل موسیٰؑ قرار دیکر وعدہ فرمایا گیا ہے کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے بعد اُن کے خلفاء انبیائے بنی اسرائیل ہوئے اسی طرح سلسلہ محمدی میں بھی خلفاء ہونگے۔ اور چونکہ حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ سلسلہ موسوئی کے خاتم الخلفاء تھے اسی واسطے سلسلہ محمدیہ کے خاتم الخلفاء کا نام بھی مسیحؑ ابن مریمؑ رکھا گیا۔ تاکہ دونو سلسلوں میں مماثلت اور مشابہت بہمہ وجوہ قائم رہے۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیحؑ حضرت موسیٰؑ سے تیرہ سو برس بعد ہوئے (ملاحظہ ہو ہچنسنز ہسٹری آف دی نیشنز) تو دونوں سلسلوں کی مماثلت اس امر کی متقاضی ہے کہ مسیح محمدی بھی رسول عربی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے تیرہ سو برس بعد ہی مبعوث ہو۔ اس جگہ یہ امر ملحوظ رہے کہ رسول کریمؐ نے موعود پیغمبر کا نام صرف مسیحؑ ابن مریمؑ ہی نہیں رکھا بلکہ اسکو مہدی بھی فرمایا اور فارسی النسل بھی بتلایا ہے ایرانی اور اسلامی دونوں پیشگوئیوں کا اس بارہ میں اتفاق ہے کہ وہ فارسی النسل شخص اُسوقت ظاہر ہوگا جبکہ مسلمانوں کی حالت خراب ہوگئی ہوگی اور ان کے دین ایمان میں خلل پڑ گیا ہوگا چنانچہ پیغمبر ایران مسلمانوں کا حال بدیں الفاظ بیان کرتا ہے :-

"چوں ہزار سال تازی آئین را گزرد۔ چناں شود آں آئین از جدائیہا"
"کہ اگر بہ آئین گر نمائند نہ دانندش"

یعنی جب عربی آئین پر ایک ہزار سال گذر جائیں گے تو مارے تفرقہ و اختلاف کے اُس کا ایسا حال ہوجائے گا کہ اگر خود صاحب آئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی واپس آنکر دیکھیں تو اُسے شناخت نہ کرسکیں۔ ایرانی کتب مقدسہ کی اس پیشگوئی

کی رسول کریمؐ کے کلمات طیبات سے بھی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ میری اُمّت پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ وہ بالکل یہود سے مشابہ ہوجائینگے اور انکے نام نہاد علماء زمین پر بدترین خلائق ہونگے۔ اور جیسا کہ اوپر کہا گیا ایرانی و اسلامی دونو پیشگوئیوں کے رُو سے جب اُمّتِ محمدیہ کی یہاں تک نوبت پہنچ جائیگی تب ایک مرد فارسی النسل دین و ایمان کو از سرِ نو قائم کرنیکے لیئے مبعوث ہوگا۔ اب چونکہ پیشگوئی کے وہ ہزار برس گذر چکے۔ اسلام اور ملّتِ اسلام باہمی اختلافوں اور تفرقوں کے مارے پارہ پارہ ہوچکی۔ لہذا موعود فارسی النسل مامورؑ کی بعثت کا زمانہ بھی لامحالہ یہی ہونا چاہیئے۔ یہودی۔ زرتشتی اور اسلامی پیشگوئیوں کی مانند ہندو اور ہندو دھرم کی پیشگوئی بھی موعود اوتار کا زمانہ یہی قرار دیتی ہے۔ کیونکہ اس کا ظہور کلجگ میں ہونا تھا اور کلجگ بالاتفاق یہی زمانہ تسلیم کیا گیا ہے ؎

یہ مختلف کُتب مقدسہ پیغمبر موعودؑ کے مقام اور زمانہ ظہور ہی کے بارہ میں باہم متفق نہیں بلکہ ان تمام پیشگوئیوں کی رُو سے اس کا کام بھی ایک ہی ثابت ہوتا ہے وہ کیا ہے "پاپیوں کا ناش کرنا اور دھرم کو پرتھوی پر نئے سرے سے قائم کرنا۔" پھر ان سب پیشگوئیوں سے بالاتفاق یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ اسکے ظہور کے بعد امن و طمانیت کا زمانہ آئیگا۔ جیسے مسیحی کتب مقدسہ میں امن و چین کے ہزار سال کہا گیا ہے۔ ایک اور بات جسمیں اِن تمام پیشگوئیوں کا اتفاق ہے یہ ہے کہ مرسل آخر زمان کے زمانہ ظہور میں ایسی مصیبت کا وقت ہوگا جس کی نظیر دنیا نے ابتدائے آفرینش سے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ زمین پر ایسی شدید تباہیاں آئیں گی جو پہلے کبھی نہ آئی ہونگی۔ اور کہ وہ دن نوحؑ کے زمانہ کی طرح ہونگے۔ طاعون اور قحطوں سے جنگوں اور زلزلوں سے طوفانوں اور اور طرح طرح کی مصائب سے عالمگیر بربادی ہوگی۔ زمین اس سرے سے اُس سرے تک تہ و بالا ہوجائے گی اور دنیا کو ایک سخت آزمائش میں سے گذرنا ہوگا۔ اُسے ناقابل بیان آفات و حوادث کی کٹھالی میں ڈالکر صاف کیا جائیگا۔ تمام نظام عالم پر ایک انقلاب عظیم کا دور دورہ ہوگا جس سے دنیا کی بالکل ہی کایا پلٹ جائے گی۔

تب ایک نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان اور ہر چیز کی حالت بھی بدل جائیگی۔ یہ مصائب عظیمہ پیش خیمہ ہونگی موعودہ عہد عافیت کا ۔

غرض محولہ بالا کل پیشگوئیوں میں ایک ہی مرسل آخر زمان کی خبر دیگئی ہے اور اسکے ظہور کا مقام و زمانہ بھی ایک ہی بتلایا گیا ہے۔ ایسے زبردست شواہد صداقت کے ہوتے یہ غیر ممکن ہے کہ ان پیشگوئیوں کی سچائی سے انکار کیا جا سکے جن مقدس اور جلیل القدر بزرگوں نے اس عظیم الشان نبیؐ کے ظہور کی خبریں پے درپے دیں وہ مختلف زبانوں اور مختلف ممالک و اقوام میں ہوئے ہیں اور انکا یقیناً ایک دوسرے کے ساتھ کوئی تعلق ظاہری ثابت نہیں مگر باینہمہ اختلاف زمان و مکان وغیرہ کے وہ سب یک زبان ہو کر آخر زمانہ میں ایک نبی اللہ کے مبعوث ہونے کا مژدہ سناتے ہیں۔ پھر یہی نہیں بلکہ اسکے پیدا ہونے کا وقت اس کی جگہ اس کا کام اور آثار ظہور تک ایک ہی بیان فرماتے ہیں جب ایسے صریح واقعات ہمارے سامنے ہیں تو لامحالہ ہمکو یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ پیشگوئیاں بالکل سچی ہیں اور ان کا منبع اور مبدء وہی ایک ذات پاک ہو سکتی ہے جو عالم الغیب ہے اور جس کا علم ہر شئے پر محیط ہے جس کی ہم سب عبادت اور حمد و ثنا کرتے ہیں۔ ایک اور اہم نتیجہ ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے یہ نکلتا ہے کہ جس شخص کے ظہور کی مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں اور قوموں کے انبیاء اور راستبازوں نے ہزارہا سال پہلے اسقدر زور و تاکید سے خبریں دیں وہ بالیقین ایک عظیم الشان مصلح ربانی ہوگا۔ اگر کوئی معمولی شخص ہوتا تو صدیوں پہلے اس کے ظہور کو اتنی اہمیت و شوکت کے ساتھ دنیا پر ظاہر کرنا معاذ اللہ ایک فعل عبث ٹھہرتا اور خدا کی ذات جس نے اپنے فرستادوں کے ذریعے مخلوق کو آنیوالے **مصلح** کی بشارت دی اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی کام لغو ولا یعنی ہو ۔

اتنے قدیم زمانوں کے نبی جن کی قدامت کی چھان بین اور اُن کے زمانہ کی تعیین میں تاریخ کے فضلاء و محققین بھی عاجز ہیں اور وثوق کے ساتھ ٹھیک وقت کوئی نہیں تبلاتے۔ ہم کو اس امر کا پتہ دینے میں بالکل ہم آہنگ ہیں کہ اس دنیا کا خاتمہ نہیں ہوگا جبتک ایک عظیم الشان مرسل کا ظہور نہ ہولے جو گم شدہ دین و ایمان کو ازسر نو دنیا پر

قائم کر دے گا۔ اگلے وقتوں کی قدیم ترین کتب مقدسہ جن کی زبانیں تک بوجہ قدامت اس درجہ نسیاً منسیاً ہو گئی ہیں کہ شاذ و نادر خواص محققین ہی انکے سربستہ رازوں کا افشاء کر سکتے ہیں۔ وہ سب کی سب بالاتفاق ایک نبی اللہ کا ذکر کرتی ہیں۔ جسکے ظہور سے تمام بنی نوع انسان کی زندگیوں۔ انکے مراسم و اطوار اور انکے مذاہب کی کایا پلٹ ہو جائے گی۔ ناظرین کرام! کیا آپ کے نزدیک وہ دورِ آخر کا نبی جمیع انبیاءؑ عالم میں ایک ممتاز حیثیت نہ رکھتا ہو گا ایک اور بات ان پیشگوئیوں سے یہ بھی نکلتی ہے کہ اُس امامِ آخر زمان کا مشن کسی ایک ملک یا قوم کے لیئے مخصوص نہ ہو گا۔ بلکہ وہ تمام اقوام تمام ممالک اور آیندہ تمام نسلوں کے واسطے خدا کا فرستادہ و رسول ہے۔ صرف مسلمانوں یا صرف عیسائیوں یا صرف یہودیوں یا صرف پارسیوں یا صرف بدھ مت یا فقط ہندو دھرم والوں کا نہیں بلکہ ان سب کا ایک ہی مشترکہ امام و پیشوا ہے ٭

ایک اور نہایت اہم نتیجہ مذکورہ صدر پیشگوئیوں سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبر موعود مقدم کا خیر کرنا اور اس کی آواز پر کان دھرنا اور اس کو اپنا نجات دہندہ ماننا تمام اقوام عالم کا فرض ہو گا۔ کیونکہ جمیع مذاہبِ مختلفہ کے رسولوں نے اس کا صاف صاف اور کھلے لفظوں میں ذکر خیر کیا اور اپنی قوموں کو اسکے ظہور کی بشارت دی ان پیشگوئیوں کا ماحصل یہ اور صرف یہی ہو سکتا ہے کہ جب اپنے وقت پر وہ خدا کا فرستادہؑ برحق ظہور فرما ہو تو اُن کے پیرو اُسے قبول کریں اور اس کی غلامی کو اپنے لیئے موجبِ نجات و عین سعادت سمجھیں خدا کے برگزیدہ مرسلوں کی باتیں لغو و لایعنی نہیں ہوا کرتیں پھر خاصکر وہ پاک کلمات جو آئندہ کی نسبت پُر شوکت پیشگوئیوں کے رنگ میں ہوں ٭

اب یہ امر چنداں محتاجِ تشریح نہیں رہا کہ ان تمام ہم آہنگ و متحد المعنی پیشگوئیوں کا مصداق کون ہے یا ہو سکتا ہے؟ کیونکہ جنہوں نے ان پیشگوئیوں کو گوشِ دل سے سُنا اور انپر غور و تدبر کیا ہے وہ خود بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ پیشگوئیاں کس کے حق میں پوری ہو چکی ہیں۔ اسلیئے کہ ایسا کوئی شخص جو فہم عام سے بدرجہ معمولی بھی بہرہ ور ہو اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ مامورِ موعودؑ

کے ظہور کا زمانہ یہی ہے جس کی تمام جلیل القدر انبیائے سابقین نے اپنے اپنے وقت میں خبریں دیں اور اس کی بعثت کے آثار و علامات بھی بتلا دیئے تھے جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا اُن پیشگوئیوں کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھکر از راہ خدا ترسی اُنکے مفہوم کی تہ کو پہنچنے والا کوئی صاحبِ عقلِ سلیم اس سے بھی انکار نہیں کر سکتا کہ اُس موعود کا مقام ظہور سر زمین مشرق اور اس میں بھی خطۂ ہند ہی ہو سکتا ہے ؛

کیا اس میں کچھ شک و شبہ کی گنجائش ہے کہ مذکورہ پیشگوئیوں کے بتلائے ہوئے تمام نشان ایک ایک کر کے پورے ہو گئے ہیں؟ وہ تمام آفات و مصائب جن کے نزول کی بعض تفصیلات تک کہیں صراحتاً اور کہیں کنایتاً بیان کی ہوئی مختلف کتبِ مقدسہ میں اسوقت موجود ہیں کیا انکے ہولناک نظارے آج چشم عالم کے سامنے نہیں ہیں؟ کیا طرح طرح کی وبائیں پے در پے دنیا بھر میں انکے ظہور کی منادی کرتی نہیں پھریں؟ کیا طوفانِ نوحؑ کو یاد دلانے والے بربادی بخش سیلاب جہاں تہاں نہیں آئے؟ کیا انتہا درجہ کے پُرہیبت زلزلوں نے بہت سی بستیوں کو تہ و بالا نہیں کیا؟ کیا ان زلازل میں بے شمار مکان ویران اور انکے مکیں بے خانماں نہیں ہو گئے؟ کیا پے در پے قحط نہیں پڑے؟ کیا طوفانِ باد و باراں اور ژالہ باری کی تباہ کُن آفات و حوادث نے مختلف اقطاع میں اس بات کا بیّن ثبوت نہیں دیا کہ نسل انسان کی سیاہ کاری و غفلت شعاری کو دیکھکر آسمان کے تیور بدل چکے ہیں۔ اور وقت آگیا ہے کہ اب خدا اپنے مامور موعود کے ظہور سے اپنا جلال ظاہر کرے۔ دورِ آخر کے نبی کی نسبت محولہ بالا پیشگوئیوں میں ایک جگہ صراحتاً یہ کہا گیا ہے کہ اسکے زمانۂ ظہور میں دنیا کو ایسی مصیبت کا سامنا ہو گا جو ابتدائے آفرینش سے اس نے کبھی نہ دیکھی ہو گی۔ تو کیا اس زمانہ کی عالمگیر مصائب اُن پیشگوئیوں کو لفظ بلفظ پورا نہیں کر رہی ہیں ؛

سب سے آخر مگر سب سے بڑھکر ہولناک و پُرہیبت نشان جو اس وقت زمین پر آسمانی مشیت کے ماتحت ظاہر ہونا تھا اسکے متعلق جیسا کہ اوپر بتفصیل ذکر آچکا

ہے مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے علامات و آثار بیان کرتے ہوئے صاف بتلا دیا گیا ہے کہ اُس وقت قومیں قوموں پر اور بادشاہتیں بادشاہتوں پر چڑھائی کرینگی۔ نیز اُسوقت کی بے چینی اور ہلچل کا نقشہ ہوبہو ایسے انداز و الفاظ میں کھینچا گیا ہے جو موجودہ جنگ کے واقعات اور تشویشناک حالات پر چسپاں ہوتے ہیں۔ تو کیا یہ تمام بردست شواہد باآواز بلند اسبات کی گواہی نہیں دیتے کہ خدا کا برگزیدہ مامور ضرور مبعوث ہو چکا ہے اور صدق و حق کے پیاسوں کو اب بلا توقف اسکی تلاش کرنا چاہیئے۔ مگر اس تلاش کے لیئے اِدھر اُدھر سرگرداں پھرنے کی ضرورت نہیں۔ کیوں؟ اسلیئے کہ کیا سرزمین مشرق کے عین اُسی خطہ سے جس کا مذکورہ صدر پیشگوئیوں میں پتہ دیا گیا ہے ایک منادی منادی نہیں دے چکا؟ کہ مَیں ہوں خدا کا وہ فرستادہ جسکا قدیم الایام سے وعدہ دیا گیا تھا اور جس کے لیئے دنیا چشم براہ تھی۔ اور جسکی تمنائے دید میں خدا کے پیارے ہزاروں لاکھوں راستباز بصد حسرت اس جہان فانی سے سدھار گئے اور جس کی سچائی پر زمین آسمان نے گواہی دی اور جس کی تائید میں ہزارہا نشان ظاہر ہوئے اور جسکے زمان و مکانِ ظہور پر جملہ کتب مقدسہ اور انبیائے سابقین علیہم السلام متفق و ہم آہنگ ہیں۔ کیا اس نے بڑی تحدی سے نہیں کہا کہ ؎

"اینک منم کہ حسب بشارات آمدم" اور بار بار زور نہیں دیا کہ میرے سوا کسی اور مسیح و مہدی اور امام زمان کو ڈھونڈنا اور اس کے نزول کا انتظار کرنا فضول ہے، اس نے یہ نرا دعویٰ ہی دعویٰ نہیں کیا بلکہ بڑے بڑے زبردست لاجواب دلائل سے اسکو ثابت بھی کر دیا۔ نہیں نہیں بلکہ خود خدائے قادر نے بہت سے کُھلے کُھلے نشانوں سے اس کی سچائی پر گواہی دی ؞

اُس نے مسلمانوں سے کہا کہ مَیں مہدی معہود ہوں۔ عیسائیوں سے کہا کہ مَیں مسیح موعود ہوں۔ ہندوؤں کو بتلایا کہ مَیں اس زمانہ کا کرشن ہوں۔ قارئین کرام! اُن پیشگوئیوں کی صداقت میں تو کلام ہو نہیں سکتا۔ اِس سے بھی انکار نہیں کر سکتے کہ موعود نبیؐ کی بعثت کا زمانہ یہی ہے۔ پھر اس میں بھی تامل کی کوئی گنجایش نہیں کہ

کہ ظہورِ موعود کے جو آثار کتبِ مقدسہ میں مذکور ہیں وہ بھی سب ظاہر ہو چکے۔ علیٰ ہذا واقعات کی بناء پر یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ موجودہ آفاتِ ارضی و سماوی بالکل وہی ہیں جنکی پیشگوئی ہائے متعلقہ میں خبر دی گئی تھی۔ اور جنہیں بچشم خود دیکھ کر مختلف مذہب کے پیرو بڑی بے چینی سے شخصِ موعود کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں اور انہیں یقین کامل ہو چکا ہے کہ اُس کی بعثت کا وقت یہی ہے۔ تو فرمائیے کہ جب یہ تمام زبردست قرائن بھی امام آخر زمان کی ضرورت ثابت کر رہے ہیں اور ایک مدعی بھی موجود ہے جس کا دعویٰ کوئی زبانی ادعائے محض نہیں بلکہ بہت سے پُرزور دلائل اور مبیّن نشانات کے ساتھ وہ اپنی صداقت کو پایہ ثبوت تک پہنچا رہا ہے۔ پھر ہم نہیں سمجھتے کہ اس کی سچائی میں ایک سلیم العقل، خدا ترس انسان کو کس طرح شک و شبہ ہو سکتا ہے؟

کیا مسلمانوں کی مسلمہ کتبِ دینیہ میں زمانۂ ظہور عیسیٰ ؑ کے متعلق اس قسم کے معتقدات موجود تھیں جیسے کہ ایک پنجابی مشہور مصنف لکھتا ہے ؎

پچھے ہک ہزار دے گذرن ترِن سو سال ÷ عیسیٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

یعنی ۱۳۰۰ ہجری کے بعد عیسیٰ ؑ ظاہر ہوگا جو (بموجب حدیث نبویؐ) حکم عدل ہو کر مسلمانوں کے اختلافات کا فیصلہ کریگا ÷

کیا حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحؒ نے اب سے تین سو (۳۰۰) سال پہلے مسیح موعودؑ کے متعلق یہ پیشگوئی نہیں کی کہ:-

غین و رے (۱۲۰۰) سال چو گذشت از سال ... بو العجب کاروبار می بینم
ا-ح-م-د می خوانم ... نامِ آں نامدار می بینم
مہدئ وقت و عیسیٰ دوراں ... ہر دو را شہسوار می بینم
دورِ او چوں شود تمام بکام ... پسرش یادگار می بینم

یعنی بارہ سو ہجری گذرنے کے بعد مجھے (عالم کشف میں) بڑے بڑے عجیب کاروبار نظر آتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ا-ح-م-د (احمد) اس مامورِ موعود

کا اسم گرامی ہے۔ (جسکے ظہور کی دنیا منتظر ہے)۔ وہی شہسوارِ معرکۂ ہدایت مہدئ وقت ہے اور وہی مسیحؑ زمان۔ جب اس کا عہد مبارک بامرادی و کامیابی کے ساتھ ختم ہو چکے گا تو پھر میں اسکے فرزند ارجمند کو اس کا جانشین پاتا ہوں ؂

شاہ صاحبؒ نے اپنے مشہور قصیدہ کی ان ابیات میں یہ شبہ بھی دُور کر دیا ہے کہ مسیحؑ و مہدئ الگ الگ ہونگے یا ایک ہی شخص؟ - آپؒ نے موعودہ شخصیت کے دو جدا جدا منصب (مہدویت و مسیحیت) ظاہر فرماتے ہوئے چونکہ نام نامی ایک ہی لیا ہے یعنی **احمد** اس سے صاف عیاں ہے کہ دونوں صفاتی نام ایک ہی مامور من اللہ کے ہونگے ؂

(۵) کیا پھر ایک اور مشہور مسلمان بزرگ کے کلام میں یہ پیشگوئی موجود نہیں ہے؟

در سن غاشی (۱۳۱۱) ہجری دو قران خواہد بود ؂ از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

یعنی ۱۳۱۱ھ میں دو امور ظہور پذیر ہونگے جو مہدی اور دجال کے لیے نشان ہیں ⁘

پھر شاید آپ کو معلوم ہو کہ گورو نانک صاحبؒ سے جب انکے حاشیہ نشین مردانہ نے پوچھا کہ کیا کبیر بھگت سے بڑھکر بھی کوئی خدا رسیدہ اور برگزیدہ شخص پیدا ہوا ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں بٹالہ کے پرگنہ میں (جو قادیان واقع ہے) ایک شخص کبیر بھگت سے بھی کہیں زیادہ بزرگ پیدا ہوگا۔ اور وہ زمیندار ہوگا۔ کیا گورو جی نے اپنے گرنتھ صاحب میں نہیں فرمایا کہ وہ زمیندار عیسیٰ ہوگا۔ اور کیا لدھیانہ کے ایک خدا رسیدہ درویش نے اب سے قریباً ساٹھ (۶۰) سال پہلے خبر نہیں دی کہ قادیان نام ایک گاؤں میں حضرت عیسیٰ پیدا ہو گئے ہیں جن کی مولوی لوگ بڑی سخت مخالفت کرینگے۔ اور ہاں کیا خود جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ مہدئ قریہ کدعہ سے ظاہر ہوگا پس دوستو! اگر احمد قادیانی علیہ السلام موعودہ پیغمبر نہیں تو آپ ہی بتلائیں کہ پھر

⁘ یہ اشارہ ہے رمضان ۱۳۱۱ھ کے کسوف وخسوف کی طرف جسکی پیشگوئی حدیث نبوی کے علاوہ مسیح علیہ السلام کے کلام میں بھی آئی ہے ؂

وہ اور کونسا شخص ہے اور کہاں ہے؟ کیونکہ اسکے ظہور کے نشان تو سب پورے ہو چکے۔ اگر آپ اس کا انکار کرتے ہیں تو یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور ان تمام انبیاءؑ کا جنہوں نے اپنی اپنی اُمتوں کو اس موعود مصلح کے قبول کرنیکی وصیت فرمائی انکار ہے جس کا انجام آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ہونا چاہیئے ؛

آخر میں یہ بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت احمدؑ کے آباء و اجداد اصل در سمرقند سے آئے تھے جو زمانہ قدیم میں مملکت ایران میں داخل تھا۔ اس طرح حضرت احمدؑ آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کے مطابق فارسی النسل تھے۔ اور آپؑ کی ذات بابرکات پر اوّلین و آخرین سب کی پیشگوئیوں کے آثار حرف بحرف چسپاں ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ؛ **شیر علی عفی عنہ**

Digitized by Khilafat Library

احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوّت کا دعویٰ کیا

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے مضمون سے ترجمہ کیا گیا)

حضرت مولٰنا مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیحؑ خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات پر جماعتِ احمدیہ کو ایک صدمۂ عظیم پہنچا۔ (اور جن افراد کے معتقدات و دینی معلومات میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصانیف سے کما حقہ واقفیت نہ ہونے کے سبب خامی تھی اُنہیں محض سطحی معلومات اور اپنے مخدوش خیالات کی بنا پر بد قسمتی سے ایک موقعہ مل گیا جماعت میں تفرقہ اندازی و فتنہ پردازی کا۔ اور اس طرح) ایکدوسرے کے مدمقابل دو فریق بنگئے۔ اس مضمون کا مقصود بالذات اُن اسباب سے بحث کرنا نہیں جو اس تفرقہ کی تہ میں پنہاں تھے۔ لہٰذا اسقدر ہی بیان کر دینے پر اکتفا کرتے ہیں کہ بحالت موجودہ فریقین کے درمیان بڑے بڑے اختلافی مسائل یا مابہ النزاع حسب ذیل ہیں :۔

(۱) بانئ سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واصل الی اللہ ہونے کے بعد جماعت کی انتظامی صورت کیا رہی؟ (۲) کیا حضرت اقدسؑ نبی اللہ تھے؟ ؛

اس مضمون کا مدعا آخر الذکر موجب اختلاف پر روشنی ڈالنا ہے جو اپنے نتائج کی اہمیت کے لحاظ سے درحقیقت سبب واحد قرار دیا جا سکتا ہے تفرقہ باہمی کا۔ جماعت سے قطع تعلق کرنیوالا حصہ قلیل (جس کی تعداد بفضل خدا اتنی حقیر ہے کہ اگر اسکے محدود چند افراد کی ذاتی وجاہت اور دنیاوی حیثیت دخیل واثر انداز نہ ہوتی تو ان مٹھی بھر تفرقہ پردازوں کا وجود ہی کالعدم وناقابل التفات تھا) یہ مانتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ نہ تھے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ آپ جزوی اور ناقص نبی تھے۔ بعض لازمی اوصاف نبوت آپ میں موجود نہ تھے۔ برخلاف ازیں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی بعثت کے شروع شروع میں البتہ اپنے آپ کو جزوی نبی فرماتے رہے۔ لیکن بعد میں ۱۹۰۱ء کے قریب آپ نے جزوی کا لفظ اپنی نسبت استعمال فرمانا چھوڑ دیا اور آخر تک برابر اپنے آپ کو صرف نبی لکھتے اور کہتے رہے۔ لیکن نبی کے ساتھ لفظ امتی ضرور لگاتے تھے۔ بچند وجوہ جن کی تشریح آگے کیجائے گی انشاء اللہ اب یہ ثابت کرنے کی غرض سے کہ حضرت احمدؑ کی نبوت کو جس حیثیت سے ہم نے مانا ہے اسی کے آپؑ خود بھی مدعی تھے۔ ذیل میں آپؑ کی تصانیف سے چند ضروری حوالے نقل کیے جاتے ہیں۔ لیکن ناظرین کرام! پہلے اس پر غور فرمالیجے کہ جزوی نبی کے معنی دراصل غیر نبی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتے اور اسی لیئے اسکو نبی اللہ کہنا درست نہ ہوگا۔ جیسے کہ کوئی شخص صرف ایک مضمون میں پاس ہونے سے بی۔ اے یا گریجوایٹ نہیں کہلا سکتا جب تک کہ بی۔ اے کی ڈگری کے کل مضامین مقررہ کے امتحان میں کامیابی حاصل نہ کرلے۔ یہ وجہ ہے کہ کیوں حضرت اقدس ۱۹۰۱ء تک اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے رہے (دیکھو تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷) اگرچہ اس سے پہلے کئی سال تک اپنے تئیں جزوی نبی لکھتے رہے تھے۔ مگر ۱۹۰۱ء میں نیز بعد ازاں برابر ہم دیکھتے ہیں کہ آپ اپنی نسبت نبی اور رسول کے الفاظ استعمال فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک مقام پر آپؑ لکھتے ہیں کہ:۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میرا خالق و مالک ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے

اور وہی ہے جس نے مجھ کو نبی کا خطاب دیا اور مجھ کو مسیح موعودؑ کے نام سے پکارا" ؂
پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں :- " مَیں فیصلہ الٰہی کے مطابق ایک نبی ہوں - اور اس امر واقعی کا کہ مَیں نبی ہوں انکار کرنا معصیت ہو گی - مَیں کس طرح اس کا انکار کرسکتا ہوں جبکہ خود خدا نے مجھے نبی کا خطاب عطا فرمایا ہے - مَیں جبتک کہ اس جہان فانی سے نہ گذر جاؤں برابر اپنے اس دعویٰ پر قائم رہونگا" اسی طرح ایک مقام پر فرماتے ہیں :- " مَیں نہیں سمجھتا کہ کیوں لوگ میرے دعوائے نبوت سے چڑتے ہیں - جس حالتمیں یہ امر طے شدہ ہے کہ مسیح موعود آنحضرتؐ کے غلاموں میں سے ہونا تھا - تو پھر اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے کہ خدا نے اسکو نبی کا خطاب دینا پسند فرمایا - علاوہ ازیں اس بارہ میں کہ رسول کریمؐ کے پیروؤں میں سے نبوت کا درجہ صرف ایک مسیح موعودؑ ہی کو عطا ہُوا اور کسی کو نہیں" ؂ حضرت احمدؑ فرماتے ہیں :- یہ امر مسلّمہ ہے کہ گذشتہ ۱۳ سو برس میں لگاتار اسقدر کثرت سے وحی الٰہی اور مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اور کسی کو حاصل نہیں ہُوا - جتنا کہ مجھے اور نہ اور کسی پر اتنے امور غیبیہ کے اسرار کھولے گئے جسقدر کہ مجھ پر کھولے گئے - اسلام میں جتنے اولیاء غوثؒ قطب وغیرہ مجھ سے پہلے گذرے ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جسکو اس نعمت (مکالمۂ الٰہیہ) سے اسقدر حصّہ ملا ہو جس قدر مجھے عطا ہُوا - یہی سبب ہے کہ مجھکو خطاب نبوت کا امتیاز و اعزاز خاص بخشا گیا" ؂

ان اقتباسات سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت احمدؑ آخر زمان نے نبوت کا دعویٰ کیا اور آپ ہی کی تحریرات سے یہ بھی ثابت ہے کہ رسول کریمؐ کے پیروؤں میں سے فقط ایک یعنی آپؑ ہی منصب نبوت پر ممتاز ہوئے - مگر یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سنہ ۱۹۰۱ء میں نبی بنائے گئے یا اپنی بعثت کے شروع سے ہی نبی تھے - اس سوال کا تسلّی بخش جواب ہمیں آپ کی اپنی ہی تحریرات میں ملجاتا ہے - چنانچہ جب ایک مخالف نے اس بارہ میں اعتراض کیا تو آپؑ نے اس کا جو کچھ جواب دیا اس سے یہ مسئلہ بوجہ احسن حل ہو جاتا ہے ؂

سوال (۱) تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ میں (جو میری کتاب ہے) لکھا ہے اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ پھر ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعودؑ کو بھیجا جو اس پہلے مسیحؑ سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے۔ پھر ریویو صفحہ ۴۷۵ میں لکھا ہے۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے ؂

الجواب۔ یاد رہے کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے ان باتوں سے نہ کوئی خوشی ہے نہ کچھ غرض کہ میں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھیراؤں خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اُس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے **قُلْ اُجَرِّدُ نَفْسِیْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ** یعنی انکو کہدے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ میں کسی خطاب کو اپنے لیے نہیں چاہتا یعنی میرا مقصد اور میری مراد ان خیالات سے برتر ہے اور کوئی خطاب دینا یہ خدا کا فعل ہے میرا اس میں دخل نہیں ہے رہی یہ بات ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریمؑ آسمان سے نازل ہوگا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنیوالا مسیح میں ہی ہوں اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنیکی خبر خدا اور رسول نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہونگے اسلیئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی۔ اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اسکے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنیوالا تھا تو ہی ہے۔ اور ساتھ اسکے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لیئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ کا مسیح آنیوالا میں ہی

ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا اور میں نے اس پر کفایت نہ کر کے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا تو آیت قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور آخری خلیفہ مسیح موعودؑ کے نام پر اسی اُمّت میں سے آئیگا جیسا کہ جب دن چڑھ جاتا ہے تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی اسی طرح صدہا نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اس بات کے لیئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعودؑ مان لوں۔ میرے لیئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو مجھے اس بات کی ہرگز تمنّا نہ تھی میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اُس نے گوشہ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا میں نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اس نے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا پس یہ اس خدا سے پوچھو کہ ایسا تُو نے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور ہے۔ اسیطرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریمؑ سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُسکو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔ اور جیسا کہ میں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریمؑ کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی تیئیس ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ سے ۱۵۰)

یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ مندرجہ بالا اقتباس میں تو اصل مسئلہ زیر بحث مسیح ناصریؑ پر مسیح محمدیؑ کی فضیلت ہے نہ کہ مسیح موعودؑ کی نبوّت۔ اس کا جواب بالکل صاف اور سیدھا ہے جسکی معقولیت میں کسی سمجھدار کو شبہ یا انکار کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ ایک شخص خدا کے کسی نبی پر فضیلت کلی رکھتا ہو پھر بھی خود غیر نبی ہو۔ علاوہ ازیں ہم دیکھتے ہیں کہ کتاب تریاق القلوب میں خود حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے غیر نبی ہونے کو وجہ قرار

دیا ہے مسیح ناصری سے ہر بات میں، اپنے افضل نہ ہونے کی۔ اور یہ ظاہر کیا ہے کہ مجھے اس پر محض جزوی فضیلت ہے لیکن اپنی بعد کی تحریرات میں آپؑ حضرت عیسیٰؑ پر اپنی کلی فضیلت کے مدعی ہیں۔ اور اس سے بلا شائبہ شک کے پایا جاتا ہے کہ آپؑ نبی اللہ تھے اور اس طرح مسیح موعودؑ کی فضیلت مسیح ابن مریمؑ پر آپؑ کی نبوت کے مسئلہ کا بھی ساتھ ہی فیصلہ کر دیتی ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مسیح موعودؑ نے تریاق القلوب میں فضیلت کے متعلق خود ہی اپنے عقیدہ و خیالات کو تبدیل فرما دیا تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اس تبدیلی کے ساتھ ہی آپ اس قاعدہ کو بھی غلط سمجھنے لگے تھے کہ ایک غیر نبی کو نبی پر کلی فضیلت نہیں ہو سکتی جو آپ کتاب مذکور میں بیان فرما چکے تھے۔ اور کہ بعد میں آپ کو باوجود غیر نبی ہونیکے جناب مسیحؑ پر اپنی فضیلتِ کلی کا دعویٰ تھا۔ لیکن یہ کوئی مشکل سوال نہیں کیونکہ حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعودؑ نے صرف اپنا پہلا عقیدہ بیان فرما کر اسمیں تبدیلی کا ذکر کیا ہے مگر یہ کہیں نہیں کہا کہ ہم نے اس قاعدہ کو غلط سمجھکر ترک کر دیا ہے کہ غیر نبی کو نبی پر کلی فضیلت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ برخلاف ازیں آپ فرماتے ہیں کہ:-

”مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا“۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعودؑ کو مسیح ابن مریمؑ پر کلی فضیلت کا دعویٰ تھا۔ مگر اس علم کی بنا پر نہیں کہ غیر نبی کو ایک نبی پر فضیلت کلی بھی ہو سکتی ہے بلکہ اس وجہ سے کہ آپؑ کو کھلے طور پر خدائے تعالیٰ کی جانب سے نبی اللہ کا خطاب عطا ہوا۔ +

اس موقعہ پر بے محل نہ ہوگا اگر ایک اور شبہ بھی ساتھ کے ساتھ رفع کر دیا جائے جو مسئلہ زیر غور کے متعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ حقیقۃ الوحی میں جہاں حضرت اقدسؑ اس اعتراض کی تردید فرماتے ہیں کہ آپؑ کے تریاق القلوب والے بیان اور بعد کی تحریرات میں بظاہر ایک نقیض یا تضاد پایا جاتا ہے۔ اُسی جگہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے ”میں خدا تعالیٰ کی تئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں..... میں اُس کی اِس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریمؑ آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے اسلیئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے“۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

اب یہ ایک واقعہ نفس الامری ہے کہ تریاق القلوب آپ نے حقیقۃ الوحی سے صرف چھ سات سال پہلے لکھی ہے۔ جس سے یہ بات نکلتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ قریباً ۱۶ سال تک مسیح ابن مریمؑ پر اپنی جزوی فضیلت کے قائل رہے اور باوجودیکہ خدا تعالیٰ کی وحی سے آپکی نبوت اور مسیح ناصریؑ پر کلی فضیلت ثابت تھی آپؑ اپنے تئیں غیر نبی ہی سمجھتے اور کہتے رہے۔ اگر حقیقۃ الوحی کے اُن صفحات کا بغور مطالعہ کیا جائے جنمیں اس مسئلہء فضیلت پر بحث کی گئی ہے تو باسانی پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ اعتراض کچھ بھی وقیع و وزندار نہیں۔ کیونکہ وہاں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ مسیح ابن مریمؑ پر میری فضیلت کے متعلق میرے پچھلے اور بعد کے عقائد و خیالات میں تقیض و اختلاف بالکل اسی طرح کا ہے جیسا کہ میرے دعوائے مسیحیت کے بارہ میں ہُوا۔ (مفہوم) یعنی گو براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت بھی الہام الٰہی میں برابر آپکو آخری زمانہ کا مامور مصلح موعود ہی کہکے پکارا جارہا تھا۔ پھر بھی آپنے ظہور مسیح موعودؑ کے متعلق اپنے زمانہ کے مسلمانوں کے نیز اپنے مسلمہ عقیدہ قدیمہ کے خلاف کچھ کہنا پسند نہ فرمایا۔ اور وحی الٰہی کے ظاہر الفاظ سے جو بات نکلتی تھی اسکے خلاف کچھ اور ہی تاویل کرتے رہے اس مسئلہ فضیلت کے بارہ میں بھی ایسا ہی ہُوا جیسا کہ خود مسیح موعودؑ نے دونوں اختلافوں کو باہم متشابہ بتلاکر اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ وحی الٰہی تو شروع سے آخر تک برابر آپکو نبی اللہ اور مسیح ناصریؑ سے افضل قرار دیتی ہے مگر آپؑ اسے استعارہ پر محمول فرماتے اور اپنے آپکو بدستور ایک بندۂ ناچیز و "نالائق" اور "کرم خاکی" وغیرہ ہی بتلائے جاتے ہیں۔ لیکن خدائے تعالیٰ کی مرضی کچھ اور ہی تھی۔ وہ آپؑ کو اپنا ایک برگزیدہ مامور و مرسل اور اُس اسرائیلی رسول (مسیح ناصریؑ) سے بدرجہا افضل منوانا چاہتا تھا جسے کروڑہا خلق اللہ نے خدائی کا درجہ دے رکھا ہے۔ اسواسطے اُس نے حضرت احمدؑ پر اپنی وحی بارش کی طرح نازل فرمائی جس سے بالآخر آپؑ کو الفاظِ وحی کے ظاہری معنی ہی اختیار کرنے پڑے۔ آپؑ جو فرماتے ہیں کہ "صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰) اسکا یہی مطلب ہے کہ گو خدائے تعالیٰ اس سے قبل بھی آپکو نبی کہکے پکارتا رہا لیکن اُس وقت تک آپؑ پر اپنا نبی اللہ ہونا اچھی طرح نہیں کھُلا تھا۔ اس تمام بحث سے صاف ظاہر ہوتا ہے

کہ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اپنی نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی لامحالہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ ایک ایسی تبدیلی تھی جس کا نفس نبوت پر مطلق اثر نہیں پڑتا۔ صرف حضرت اقدسؑ کے ذاتی خیال اور عقیدہ میں تغیر ثابت ہوتا ہے جو آپؑ اپنی نبوت کے بارہ میں رکھتے تھے کیونکہ گو آپؑ نے اپنی بعثت کے ابتدائی برسوں میں اپنے آپکو نبی نہیں سمجھا تاہم درحقیقت آپ نبی تھے اسی وقت سے جبکہ آپنے مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اس طرح یہ کہنا بالکل غلط ہوگا کہ مسیح موعودؑ کو نبوت سنہ ۱۹۰۱ء میں ملی جبکہ آپنے علی الاعلان دعوائے نبوت کیا کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے تو آپؑ کو نبوت کا منصب آغاز بعثت ہی میں مل چکا تھا اگرچہ آپؑ اسکے متعلق الہام الٰہی کے لفظوں کا کچھ اور مفہوم لیتے رہے جیسے کہ مسیحؑ کی آمدِ ثانی وغیرہ کے بارہ میں آپکا پہلا اعتقاد کچھ اور تھا اور بعد میں وحی آسمانی کے ماتحت اسکو بدلنا پڑا۔

سنہ ۱۹۰۱ء سے حضرت اقدسؑ نے اپنے آپکو **جزوی نبی** لکھنا موقوف فرما دیا اور صرف نبی یا خدا کا مرسل وغیرہ تحریر فرماتے رہے۔ لیکن یہ سوال اب بھی حل طلب باقی رہ جاتا ہے کہ باوجود وحی الٰہی میں آپکی نسبت بار بار نبی کا لفظ ہونے کے آخر وہ کونسی وجہ معقول تھی جس نے آغازِ بعثت ہی میں آپ کو اپنے تئیں نبی اللہ نہ ماننے دیا؟ یہ بات اوپر بیان کی جا چکی ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے پہلے آپ وحی الٰہی کے الفاظ کو جو آپکی نبوت و رسالت پر دلالت کرتے۔ بلکہ صراحۃً آپکو نبی قرار دیتے ہیں - استعارہ پر محمول فرماتے رہے اور انکے مفہوم و مدلولِ ظاہری کو نظر انداز فرما دیا۔ اس کا سببِ اصلی کیا تھا؟ اس سوال کا جواب ہی مسئلہ زیر بحث کو بہت کچھ حل کر دیتا ہے۔ ہمارے قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عام مسلمانوں کا مشہور عقیدہ ہے کہ آپؐ خدا کے آخری رسول ہیں۔ آپؐ کے بعد اور کوئی نبی یا رسول نہیں آسکتا۔ وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ ہر نبی یا رسول کے لئے صاحب کتاب و صاحبِ شریعت ہونا لازمی ہے، یا کم از کم یہ کہ نبی یا رسول خدائے تعالیٰ سے براہِ راست منصبِ نبوت و رسالت پاکر ہی مبعوث ہو سکتا ہے۔ اپنے سے برتر و اعلیٰ نبی کی کامل متابعت کے طفیل نہیں۔ شروع شروع

میں حضرت احمدؑ کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ اسی وجہ سے ہم آپؑ کی ابتدائی تحریرات میں اس مفہوم کے الفاظ پاتے ہیں کہ اسلامی اصطلاح میں رسول وہ ہے جو ایک کامل آئینِ دین لائے یا شریعتِ سابقہ کے بعض احکام کو منسوخ کرے یا کم از کم اسکی نبوّت و رسالت براہِ راست مستقل ہو۔ خدائے تعالیٰ کے حضور مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اُسے کسی اور نبی و رسول کی پیروی سے حاصل نہ ہوا ہو وغیرہ وغیرہ۔ جب نبوّت و رسالت کی تعریف آپؑ کے نزدیک یہ تھی تو کیونکر حضرت احمدؑ آخرزمان اپنے آپکو نبی یا رسول کہتے یا کہلا سکتے تھے؟ آپؑ تو حضرت رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پیرو اور غلام تھے اور جو کچھ بھی شرف آپکو بارگاہ ربّ العزت سے حاصل ہوا اُسی سرکار عالی (صلعم) کی کامل پیروی اور سچّی غلامی کی برکت سے ہوا جو خاتم النبیینؐ ہے۔ آپؑ نہ تو صاحب شریعت رسول تھے نہ آپؑ کی نبوّت و رسالت براہِ راست تھی۔ پس ایسے حالات میں آپ نبوّت کا دعویٰ کس طرح کر سکتے تھے؟ مگر چونکہ پھر بھی خدا کا پاک کلام آپکو بذریعہ الہام برابر آپکو نبی ہی بتا رہا تھا۔ آپ حیران تھے کہ وحی الٰہی تو آپکو نبی قرار دیتی ہے لیکن اسلامی اصطلاح جو اُسوقت تک آپنے سمجھ رکھی تھی اسکے خلاف ہے۔ اب اگر نبوّت کا دعویٰ کرتے ہیں تو اسلام ہاتھ سے جاتا ہے حالانکہ اسی کی خدمت اور اشاعت آپکا مقصودِ حیات تھا اور مدعائے بعثت۔ فی الحقیقت یہ ایک بڑی مشکل تھی کہ نہ اپنی نبوّت سے بالکل انکار کر سکتے ہیں نہ کھلم کھلا اس کا دعویٰ۔ اس دِقّت کی حالت میں آپنے ایک طرف اسلامی عقیدۂ عام اور دوسری جانب خدائے تعالیٰ کے صریح الہام۔ دونوں کے ادب ما وجب اور احترام مالا کلام کو ملحوظ رکھکر یہ کیا کہ وحی الٰہی کے الفاظ کی تشریح فرماتے ہوئے کہا کہ وہ بطورِ استعارہ استعمال ہوئے ہیں اور میں جزوی معنوں میں نبی ہوں۔ گویا جزوی نبی کی ایک اصطلاح آپنے اپنی طرف سے تجویز فرمائی اور اسکے معنی یہ رکھے کہ ایسا نبی جسمیں نبوّت کے اکثر و بیشتر لوازمات تو پائے جائیں مگر تمام اوصاف موجود نہ ہوں۔ اُن حالات میں جو اوپر مذکور ہوئے وحی الٰہی اور اسلامی عقیدۂ عام کی تاویل و تطبیق بھلا اسکے سوا اور اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتی تھی؟ لیکن

خدائے تعالیٰ آپؑ کو برابر بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ صراحت وصفائی کے ساتھ نبی ہی کہکر مخاطب فرمائے جاتا تھا۔ تب حضرت احمد اور بھی ششدر و حیران تھے کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ خدائے تعالیٰ جو بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم ہے آپؑ کو بار بار نبی کہکے مخاطب فرماتا ہو اور اسے اس بات کی خبر نہ ہو کہ آپؑ صرف جزوی معنوں میں نبی ہیں۔ کیوں نہ اُس تعؔ نے آپؑ کو نبی کے نام سے موسوم و مخاطب فرماتے ہوئے جزوی یا اسی کا مرادف کوئی اور لفظ آپکے خطاب نبوت کے ساتھ ملایا؟ یقیناً خداوند حکیم و علیم نے تو جو کچھ فرمایا بالکل صحیح و درست فرمایا۔ (ومن اصدق من اللّٰہ قیلاً (اللہ سے بڑھکر صادق القول اور کون ہو سکتا ہے؟) اُس کی طرف کسی قسم کی غلطی و غلط فہمی یا لاعلمی کیسے منسوب ہو سکتی ہے؟ یہ غلطی یا غلط فہمی لامحالہ کسی اور ہی سے ہوئی ہوگی۔ اس اُلجھن کے سبب حضرت احمد کا خیال اس طرف منتقل ہوا کہ نبوت کی صحیح تعریف پر غور و خوض کرنا چاہیئے۔ چنانچہ جب حضرت اقدسؑ اس بارہ میں تدبّر فرمانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے دل میں ڈالا کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ نبوت کی وہ تعریف صحیح مان لینا جو عام طور پر مشہور و مسلم ہے اپنی ہی غلطی ہو۔ پیش آمدہ گتھی کو سلجھانے کا یہ طریقہ جو اللہ علیم نے آپکو سمجھایا فی الواقعہ ٹھیک تھا۔ چنانچہ نبوت کے بارہ میں عام اہل اسلام کے غلط عقیدہ سے رجوع فرما کر آپؑ نے اپنا پہلا خیال بدل ڈالا۔ اسی لیئے بعد ازاں جلدی ہی ہم آپکو یہ فرماتے ہوئے سُنتے ہیں کہ "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اسکے لیئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۸)

پھر تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ میں فرمایا "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اسکی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔" ....

....

....

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ "جبکہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کے رو سے کمال درجہ تک

پہنچ جاوے۔ اور اس میں کوئی کمی کثافت باقی نہ رہے۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے" (الوصیۃ صفحہ ۱۲)

جب نبوّت کی یہ تعریفِ صحیح قائم ہو گئی تو پھر آپکو اپنی نبوّت کے ماننے میں کیا تذبذب و تامل ہو سکتا تھا؟ چنانچہ وحی الٰہی کے الفاظ کو اب آپؑ نے ... استعارہ سمجھنا چھوڑ دیا بلکہ انکے حقیقی معنی ماننے لگے۔ لفظ جزوی ترک کر دیا گیا اور اب حضرت احمد علیہ الصّلوٰۃ والسلام صاف صاف اور علانیہ اپنے آپکو نبی اللہ کہنے لگے۔ لیکن .. البتہ .. .. اپنی نبوّت کا ذکر کرتے وقت آپ لفظ نبی کے ساتھ **اُمّتی یا ظِلّی** کا اضافہ اکثر فرماتے تھے۔ وہ اس وجہ سے کہ آپؑ کے مخالفین کی عادت میں یہ بات داخل تھی کہ آپؑ کی تحریر و تقریر کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر کچھ کا کچھ مطلب اپنی طرف سے نکال کے عوام کو آپؑ کے متعلق دھوکا دیتے۔ اور اُن (مخالفین) کی مغالطہ دہی کا مدعا محض یہ ہوتا کہ اس خیال سے عوام کالانعام برافروختہ ہوں کہ لو جی اب تو مرزا جی (حضرت مسیح موعودؑ) نے نبوّت کا بھی دعویٰ کر دیا اور ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈال دی ہے کیونکہ انکے پندار میں نبی صرف وہی شخص ہو سکتا تھا جو مستقل اور صاحب شریعت نبی ہو۔ پس آپکے ازراہِ تامل اندیشی و احتیاط اپنے متعلق لفظ نبی کے ساتھ الفاظ ظلی بروزی یا اُمّتی وغیرہ لگانے ضروری قرار دیئے ؛

اس جگہ اس امر کی توضیح بھی بے محل نہ ہوگی جس کا حضرت احمد آخر زمان نے اپنی تحریرات میں بار بار اعادہ فرمایا ہے کہ سوائے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی نبی ایسا کامل و اکمل نہیں ہوا جسکے اتباع و پیروی کی بدولت کوئی دوسرا شخص ان کا اُمّتی ہو کر نبوّت کے منصبِ عالی تک پہنچ سکتا۔ یہ شرف اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت صرف آنحضرتؐ ہی کے لئے مخصوص رکھا تھا کہ آپؐ کی غلامی کے طفیل ایک اُمّتی نبی بھی بن سکتا ہے حتّٰی کہ حضورؐ خود ایک حدیث میں اپنی

اُمت کے علماء کو تو انبیاءؑ بنی اسرائیل سے صرف مشابہ ہی بتلاتے ہیں۔ مگر احمدؑ آخر زمان یعنی مسیح موعودؑ کی نسبت تو آپؐ نے صاف صاف نبی اللہ فرما دیا ہے۔ یہ وجہ تھی کہ کیوں کوئی اُمتی نبی رسول عربی (فداہ نفسی) سے پہلے مبعوث نہیں ہوا جیسا کہ اب جبکہ خاتم النبیینؐ (نبیوں کی مُہر) دنیا میں ظہور فرما ہو چکے ہیں کوئی مستقل یا غیر اُمتی نبی نہیں آسکتا ؂

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے حضرت احمدؑ کی تحریرات سے ایک اور حوالہ یہاں نقل کرنا ضروری ہوگا جو آپؑ کے دعوائے نبوت سے متعلق آپؑ کے مسلک پر انشاء اللہ تو کافی سے زیادہ روشنی ڈال سکیگا۔ آپ فرماتے ہیں:۔ ”جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف اِن معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر اِن معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لیئے اُسکا نام پاکر اُسکے واسطے سے خدا کیطرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر جدید شریعت کے اِس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کہکے پکارا ہے۔ سو اب بھی ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۷)

آپؑ کے دعوائے نبوت کے متعلق اگر کوئی پہلو راز سربستہ کہا جا سکتا ہو تو آپؑ کے یہ الفاظ اسکے واسطے کلید افتتاح کا حکم رکھتے ہیں۔ انکو اچھی طرح ذہن نشین کر لینے کے بعد پھر کوئی وہم اور وسوسہ آپؑ کی نبوت کے بارہ میں نہیں رہ سکتا۔ خواہ آپؑ نے کتنی ہی دفعہ اپنی نبوت کا انکار بآواز بلند کیوں نہ کیا ہو تاہم آپ بالیقین نبی اللہ ہیں۔ جبکہ خود خدا آپؑ کو آغاز بعثت ہی میں نبی بنا چکا اور سالہا سال آپؑ کی نسبت وحی الٰہی میں لفظ نبی کا اطلاق ہوتا رہا۔ پھر آپؑ نے یہ بھی لکھکر بتلا دیا کہ میرا انکار مستقل اور تشریعی نبوت سے ہے نہ کہ مطلق نبوت سے۔ نیز جبکہ آپؑ بار بار اسکی تشریح فرما چکے کہ ہر نبی کے لیئے صاحب شریعت یا مستقل نبی ہونا لازمی نہیں۔ تو آپؑ کا اپنی نبوت سے انکار اُس نبوت پر ذرہ بھر بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا جس کا آپؑ نے بعد میں بکثرت و مرات علی الاعلان دعویٰ فرمایا ؂

گوشوارہ آمد و اخراجات صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان از دفتر محاسب بابت ماہ مئی ۱۹۱۷ء

تعلیم — آمد / اخراجات

چندہ	عبدو فنڈ	فیس بورڈ	ارفیات	جرمانہ	صفحنی	کرایہ سکانات	میزان	بقایا سابقہ	میزان کل	عملہ مدرسہ	سکالر	عملہ بورڈنگ	کوئی	خرچ انگلش	جرمانہ سکول	صنعتی تعلیم	ارفیات	اخراجات تعمیر	کرایہ مکانات	میزان خرچ	باقی	مستقل فنڈ آمد: بقایا سابقہ
[illegible] ۸/	[illegible] ۸/	[illegible] ۶/	[illegible]	[illegible] ۲/۱۰ پ	[illegible] ۱۳/	[illegible]	[illegible] ۱۵/۱۰ پ	[illegible] ۱/۵ پ	[illegible] ۱/	[illegible]	[illegible] ۱۵/۶ پ	[illegible] ۰۶/	[illegible]	[illegible] ۸/	[illegible] ۶/	[illegible] ۰۸/	[illegible] ۸/	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۰۴/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۰۲/

مدرسہ احمدیہ — آمد / اخراجات؛ امانت اندرونی؛ امانت فرقی؛ مساکین

چندہ عمومی	وظائف	فیس بورڈنگ	متفرق	عبدو فنڈ	میزان	بقایا سابقہ	فاضل	عملہ مدرسہ	عملہ بورڈنگ	وظائف	کتب سائنس	کرایہ مکانات	تعمیر	میزان خرچ	فاضل	امانت	بقایا سابقہ	میزان	واپسی	باقی	بقایا سابقہ	چندہ	واپسی وظیفہ	میزان آمد	بقایا سابقہ	میزان کل
[illegible] ۵/	[illegible]	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۲/	[illegible] ۰۳/	[illegible]	[illegible] ۸/	[illegible]	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۱/	[illegible] ۰۳/	[illegible] ۷/	[illegible] ۶/	[illegible] ۹/	[illegible] ۱۵/	[illegible]	[illegible] ۱۵/	[illegible]	[illegible] ۳/۳ پ	[illegible]	[illegible] ۳/۳ پ	[illegible] ۱۱/۷	[illegible] ۲/۸

اشاعت اسلام — آمد / اخراجات؛ زکوٰۃ — آمد / اخراجات

امانت	انگریزی	اردو	عربی	متفرق	کرایہ سکانات	میزان	بقایا سابقہ	میزان کل	عملہ	انگریزی	اردو	عربی	متفرق	لنگر خانہ	میزان خرچ	باقی	چندہ	بقایا سابقہ	میزان	مساکین متفرق	ابنا السبیل وفی الرقاب	مؤلفۃ القلوب	دیگر وظائف	میزان خرچ	باقی
[illegible] ۶/ پ	[illegible] ۱۳/۳ پ	[illegible] ۸/	[illegible] ۲/	[illegible] ۱۵/	[illegible]	[illegible] ۸/۶ پ	[illegible] ۱۱/۲ پ	[illegible] ۱۰/۱ پ	[illegible] ۳/	[illegible] ۱/	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۵/	[illegible] ۰۵/	[illegible] ۸/	[illegible] ۰۶/	[illegible] ۱۱/۱۰ پ	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۵/۵ پ	[illegible] ۱۵/۵ پ	[illegible] ۱۳/	[illegible] ۰۲/	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۰۳/	[illegible] ۸/۱۰

بیت المال — آمد / اخراجات؛ تعمیر — آمد / اخراجات

چندہ لنگر	چندہ عام	متفرق	کرایہ مکانات	میزان آمد	بقایا سابقہ	فاضل	وظائف	اخراجات خاص	متفرق انعامات	اخراجات دورہ	عملہ	میزان خرچ	فاضل	منتقل از بقایا	متفرق	سکول	میزان	بقایا سابقہ	فاضل	امانت سکول	عملہ	متفرق	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۱۳/	[illegible] ۵/	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۰۲/	[illegible] ۷/۳ پ	[illegible] ۷/۱۴ پ	[illegible] ۸/	[illegible] ۴/	[illegible] ۰۱/	[illegible] ۶/	[illegible]	[illegible] ۹/ پ	[illegible] ۵/۴ پ	[illegible]	[illegible] ۱۱/	[illegible] ۰۷/	[illegible] ۰۲/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۰۷/	[illegible] ۰۱/	[illegible]	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۰۱۵/	[illegible] ۷/

تفصیل	بقایا صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ یکم جون ۱۹۱۷ء		
تعلیم	۹	۱۲	۱۲۱۸۰
امانت اندرونی	۰	۱۵	۴۵۳۵
" بیرونی	۰	۰	۶۱
اشاعت اسلام	۱۰	۱۱	۴۴۹۸
مستقل فنڈ	۶	۲	۳۹۱۴
مقبرہ بہشتی	۰	۱	۱۳۵۸۳
مساکین	۲	۸	۱۵۲۹
زکوٰۃ	۸	۱۰	۴۶۸
بورڈران ہائی	۶	۱۵	۱۰۶۲
" احمدیہ	۰	۵	۲۸۶
میزان بقایا	۵	۲	۴۲۱۲۱
منہائی فاضل	۲	۴	۲۸۸۷۷
باقی	۳	۱۴	۱۳۲۴۳
منہائی پیشگی	۰	۱	۱۱۹۱۸
باقی زرد امین	۳	۱۳	۱۳۲۵
تفصیل	فاضل صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ		
مدرسہ احمدیہ	۰	۷	۱۱۳۳۱
بیت المال	۴	۵	۱۴۲۴۸
تعمیر	۰	۷	۱۴۳۵
یتامیٰ	۱۰	۲	۱۲۸۶
متفرقات	۰	۱۴	۵۷۵
میزان فاضل	۲	۴	۲۸۸۷۷
تفصیل	پیشگی صیغہ جات		
تعلیم	۰	۱	۱۵۶۰
مدرسہ احمدیہ	۰	۰	۶۴۰
بیت المال	۰	۰	۷۸۹۵
مقبرہ	۰	۰	۴۲۰
اشاعت	۰	۰	۳۵۰
متفرقات	۰	۰	۱۰۴۳
تعمیر	۰	۰	۵۰
میزان پیشگی	۰	۱	۱۱۹۱۸

خلیفہ رشید الدین
محاسب

محمد اشرف
ناظر

گوشوارہ آمد و اخراجات صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان از دفتر محاسب بابت ماہ جون ۱۹۱۷ء

صیغہ تعلیم

آمد / اخراجات

فیس مدرسہ	چندہ و وظیفہ	چندہ	میزان	متفرق	صفحی	اخراجات	سرمایہ	میزان آمد	بقایا سابقہ	میزان کل	عملہ سکول	سائر	عملہ بورڈنگ	خوراک	عملہ	وظائف	سائر	انتقالی اخراجات	صیغہ تعلیم	اخراجات	اخراجات تعمیر	میزان اخراجات	بقایا
[illegible] ۰۴/	[illegible] ۶/ ۲ پ	[illegible] ۴/	[illegible]	[illegible] ۱۱/	[illegible] ۰۴/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۴/	[illegible] ۰۷/	[illegible] ۰۱۲/	[illegible] ۰۳/	[illegible] ۶/	[illegible] ۵/	[illegible] ۱/	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۱/	[illegible] ۲/	[illegible]	[illegible] ۸/	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۳/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۲/ ۱/

مدرسہ احمدیہ — بیت المال

فیس مدرسہ	چندہ	سرمایہ	متفرق	میزان	فاضل سابقہ	عملہ	سائر	سرمایہ	انتقالی اخراجات	وظائف	اخراجات تعمیر	میزان اخراجات	فاضل	آمد	متفرق	میزان آمد	فاضل سابقہ	متفرق	عملہ	سائر	خوراک	انتقالی اخراجات	امداد	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۱۳/	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۶/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۷/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۵/	[illegible] ۶/	[illegible] ۱۳/	[illegible] ۸/	[illegible]	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۰۸/	[illegible] ۰۱۲/	[illegible]	[illegible] ۰۱۲/	[illegible] ۵/ ۴ پ	[illegible] ۸/ ۱۰ پ	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۲/	[illegible] ۰۶/	[illegible] ۴/	[illegible] ۰۹/	[illegible] ۲/ ۴ پ

اشاعت اسلام — صیغہ تعمیر

اعانت	ریویو انگریزی	متفرق	میزان	بقایا سابقہ	میزان	عملہ	ریویو انگریزی	متفرق	سائر	انتقالی	اخراجات تعمیر	میزان اخراجات	بقایا	آمد	متفرق	میزان آمد	بقایا سابقہ	فاضل	عملہ	سائر	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۴/	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۷/	[illegible] ۱۱/ ۱۰ پ	[illegible] ۳/ ۱ پ	[illegible] ۹/	[illegible] ۱۵/	[illegible]	[illegible] ۵/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۱/	[illegible] ۷/ ۱۰ پ	[illegible]	[illegible] ۶/	[illegible] ۶/	[illegible] ۷/	[illegible] ۱/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۱۰/ ۰۴/ ۰۵/

صیغہ مقبرہ — مساکین — مستقل فنڈ

حصہ آمد	وصایا	آمد اول	حصص	میزان آمد	بقایا سابقہ	میزان کل	عملہ	سائر	تبلیغ	الائونس	خرچ	انتقالی اخراجات	میزان خرچ	بقایا	چندہ	بقایا سابقہ	میزان کل	تعلیم	مدد	متفرقات	میزان خرچ	بقایا	بقایا سابقہ
[illegible] ۰۲/	[illegible] ۱۲/	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۰۱۲/	[illegible] ۱/	[illegible] ۰۱۵/	[illegible] ۰۱۵/	[illegible]	[illegible] ۰۶/	[illegible]	[illegible] ۰۱۲/	[illegible] ۴/	[illegible] ۶/	[illegible] ۰۹/	[illegible] ۱۱/	[illegible] ۸/ ۲ پ	[illegible] ۳/ ۵ پ	[illegible] ۴/	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۲/	[illegible] ۱/ ۲ پ	[illegible] ۰۲/

تفصیل بقایا صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان یکم جولائی ۱۹۱۷ء

تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی
تعلیم	۱۱۹۵۷	۱	۳
اشاعت اسلام	۴۵۳۰	۷	۱۰
مقبرہ	۱۳۵۴۹	۹	۹
مساکین	۱۲۴۵	۱	۲
زکوٰۃ	۲۷۹	۱۲	۲
متفرقات	۵۹	۱۵	۳
بورڈران ہائی	۹۴۵	۱۴	۹
" احمدیہ	۱۶۰	۱۰	۶
امانت اندرونی	۴۴۴۳	۱۵	۰
" بیرونی	۶۱	-	-
مستقل فنڈ	۳۹۱۴	۲	۶
میزان بقایاجات	۴۱۵۴۷	۱۰	۲
منہائی فاضل صیغہ جات	۲۸۵۱۰	۰	۵
باقی	۱۳۰۳۷	۹	۹
منہائی پیشگی صیغہ جات	۱۱۵۴۸	۵	۰
باقی نزد امین	۱۴۸۹	۴	۹

فاضل صیغہ جات

تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی
مدرسہ احمدیہ	۱۱۵۴۲	۸	۹
بیت المال	۱۴۴۶۸	۲	۴
تعمیر	۱۲۴۰	۵	۶
یتامیٰ	۱۲۵۸	۱۵	۱۰
میزان	۲۸۵۱۰	۰	۵

پیشگی صیغہ جات

تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی
مدرسہ احمدیہ	۶۰۰	-	۰
اشاعت	۳۵۰	۰	۰
تعلیم	۱۵۶۰	۱	۰
بیت المال	۷۸۹۵	۰	۰
مقبرہ	۴۲۰	۰	۰
متفرقات	۶۷۳	۴	۰
تعمیر	۵۰	۰	۰
میزان	۱۱۵۴۸	۵	۰

خلیفہ رشید الدین — محاسب

محمد اشرف — ناظر

امانت اندرونی — اخراجات — متفرقات — بورڈران احمدیہ — بورڈران ہائی — اخراجات یتامیٰ

[illegible]

عربی قاعدہ یسّرنا القرآن مکمل

یہ قاعدہ کچھ دنوں سے فروخت ہو گیا تھا۔ اور پھر چھپنے تک اکثر لوگوں کی درخواستیں بلا تعمیل پڑی رہنے سے شائقین قرآن مجید کو بڑی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ اب خدا کے فضل سے چھپکر دفتر میں پہنچ گیا ہے۔ اسلیئے وہ لوگ جو قرآن شریف پڑھانے کی خاطر اس بے نظیر قاعدہ کو خریدنا چاہتے ہیں وہ جلد درخواستیں بھیجدیں۔ اخراجات کے متعلق یہ عرض ہے کہ کاغذ کی سخت گرانی ہے آج ایک سال پہلے کی نسبت کاغذ کی قیمت اڑھائی تین گنے کے قریب زیادہ ہوگئی ہے۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء میں دس ہزار قاعدہ کے سارے اخراجات کیلئے چھ سَو روپے کی منظوری تھی لیکن اب صرف کاغذ پر سوا چھ سو روپیہ خرچ آیا ہے۔ دیگر اخراجات لکھائی چھپائی وغیرہ علاوہ ازیں ہیں۔ اسلیئے اس دفعہ قاعدہ کی قیمت بجائے ۲ کے ۳ رکھنی پڑی ہے جو اس قاعدہ کی خوبیوں کے مقابل زیادہ نہیں ؛

ملنے کا پتہ :۔ دفتر میگزین قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت

دفتر میگزین کیلیئے جنوری ۱۹۰۶ء کے انگریزی پرچہ کی ضرورت ہے۔ کسی دوست کے پاس جس قدر کاپیاں ہوں۔ وہ عطا فرمادیں اور چاہیں تو انکے عوض ریویو کے جس پرچہ یا کتاب کی ضرورت ہو وہ لے لیں یا قیمت لے سکتے ہیں ؛ (مینجر میگزین قادیان)

ڈاکٹر کی ہدایت

نوبتی بخار سخت زکام اور ہلکی قسم کے طاعون کیلیئے باٹلی والا کا ایگیو مکسچر بڑی بوتل یا بخار کی گولیاں قیمت عہ، باٹلی والا کا بلمرت بچوں اور کمزور اشخاص کیلیئے مقوی قیمت عہ، باٹلی والا کی اصلی کونین کی ٹکیاں ایک اور دو گرین کی گولیوں کی بوتل باٹلی والا کا ایگیو مکسچر۔ چھوٹی بوتل قیمت ۸، کالرہ پیل۔ ہیضہ دستوں اور قے کے واسطے قیمت عہ، دانتوں کا منجن قیمت ۴، مقوی گولیاں زرد رنگ اور کمزور اعصاب کیلیئے قیمت عہ، داد کا مرہم۔ داد اور خارش کیلیئے قیمت ۴، یہ ادویہ ہندوستان میں سب جگہ فروخت ہوتی ہیں۔ نیز ڈاکٹر ایچ۔ ایل۔ باٹلی والا اینڈ سنز ورلی کلو لینڈ مل بمبئی سے مل سکتی ہیں ؛

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۲۷

Digitized by Khilafat Library

لال شربت - لال شربت - لال شربت

قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲/ محصولڈاک چار آنہ (۴/)

قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲/ محصولڈاک چار آنہ (۴/)

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں اور عزیزوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو
پلادیں کلیجہ کی کمزوری کھانسی اور لاغری کو دور کرنا چاہتے
ہیں تو لال شربت پلاویں بچے سے ضعیف تک کو
دو ایکسان فائدہ کرتی ہے پینے میں شیریں اور رنگ سرخ
ہونے کیوجہ سے بچے خاصکر بہت ہی خوشی سے پیتے
ہیں آپ بھی اپنے بچوں اور عزیزوں کو پلا کر آزمائش کر لیجئے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲/
محصولڈاک چار آنہ ۴/ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ ۲/ محصولڈاک دس آنہ ۱۰/

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

باہتمام شیخ محمد نصیب مینجر و پرنٹر میگزین پریس قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کیلئے

چھپکر شائع ہوا

آو لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے   لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۶   اکتوبر ۱۹۱۷ء   نمبر ۱۰

مطابق محرم الحرام ۱۳۳۵ھ

چندہ سالانہ

ممالک غیر

فہرست مضامین

احمد آخر زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام   ۳۸۵ - ۳۶۵

احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضرور نبوت کا دعویٰ کیا   ۳۸۵ - ۳۹۶

گوشوارہ   ۳۹۷ - ۴۰۰

Digitized by Khilafat Library

ٹیچنگز آف اسلام

پبلک کے دینی اور روحانی فائدہ مدِّنظر رکھ کر اور تبلیغ اسلام کا بڑا ذریعہ سمجھ کر اس کتاب یعنی اسلامی اصُول کی فلاسفی (یا تقریر جلسہ اعظم مذاہب) انگریزی ترجمہ کر کے ولایت میں چھپوایا گیا ہے، اور اس کی بہت سی کاپیاں ولایت اور دیگر بلاد یورپ - امریکہ - جاپان وغیرہ میں مفت تقسیم کی گئی ہیں - اور کچھ کاپیاں فروخت کے لیئے یہاں بھی منگوالی گئی تھیں - یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک انگریزی خوان مسلمان کے ہاتھ میں ہو - احباب خود بھی خریدیں اور تبلیغ اسلام کیلیئے چند کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کر کے اس کا اجر اللہ تعالیٰ سے لیں - قیمت بغرض توسیع اشاعت باوجود ۲۰۰ صفحہ اور عمدہ ولایتی کاغذ اور خوبصورت جلد کے بہت ہی تھوڑی رکھی ہے یعنی صرف عہ/ بے جلد کی قیمت ۱۲؍ محصول ڈاک اس کے علاوہ اُردو کی قیمت ۵؍

ملنے کا پتہ - دفتر میگزین - قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ مکمّل چار جلد

حضرت اقدس مسیح موعودؑ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی بے نظیر تصنیف جس میں تمام اسلامی اصولوں پر محققانہ بحث کی گئی ہے اور نہایت پُر زور عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ صداقت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منجانب اللہ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے جواب کیلیئے دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار بھی دیا گیا تھا۔ مگر اب تک کسی مخالف اسلام کو جواب دینے کا حوصلہ نہیں ہُوا پہلے اس کتاب کی قیمت صہ؍ تھی مگر پبلک کے فائدہ اور ہمدردی کے خیال سے اب صرف عا؍ کردی ہے ؛

درخواستیں دفتر میگزین قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہییں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمد آخر زمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کے کارنامے

حضرت احمد قادیانی کے کارہائے نمایاں اور آپؑ کی عدیم النظیر اسلامی خدمات بیان کرنے سے پہلے یہ بیان کر دینا ضروری ہوگا کہ آپ کی سراپا رحمت شخصیت کیا تھی جسے افسوس کہ خود فراموش وناحق کوش مخالفین نے نہ پہچانا اور نہ سمجھا۔ حالانکہ اگر وہ ذرا خدا ترسی اور تدبّر سے کام لیتے تو انہیں بآسانی پتہ لگ سکتا تھا۔ کہ آپکا بابرکت وجود وہی عظیم الشان ظہور تھا۔ جسکی انبیائے سابقین ؑ نے ہزارہا سال پہلے سے خوشخبری دی۔ جس کی بشارت خدا کے پاک نوشتوں میں اب تک مختلف مقامات پر مختلف رنگوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جس کے انتظار میں بے شمار صلحائے اُمّت ترستے ہوئے اس جہانِ فانی سے گذر گئے۔ اور جس کے ہدایتِ خلق اور اصلاحِ اُمّت کی غرض سے مامور من اللہ ہونے کا وعدہ قریب قریب جملہ مذاہب کی کتبِ مقدسہ میں دیا گیا تھا۔ جیسا کہ آگے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس شخصیت کی تشریح سے ہی قارئین کرام کو ضمناً یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ آپؑ کے مامور ومبعوث ہونیکی غرض وغائت منشاء الٰہی کے ماتحت کیا تھی؟۔

انبیائے سابقین (علیہم السلام) کے صحیفوں کی ورق گردانی کر کے دیکھیئے تو آپ جابجا مختلف پیرایوں میں اس مقدس وجود کا مژدہ پائیں گے۔ چنانچہ پہلے ہم بائیبل کے عہد عتیق وعہد جدید کی پڑتال اور اپنے شاہد مقصود کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ تو یسعیاہ نبی کی کتاب میں جو آج سے قریباً ۲۷۰۰ برس پہلے کی ہے۔ محولہ بالا بشارت ان صاف وصریح الفاظ

میں مرقوم پاتے ہیں :-

"کس نے اس راستباز انسان کو سرزمین مشرق سے برپا کیا؟ اور ۔۔۔۔ اُمتوں کو اس کے آگے رکھ دیا۔" (یسعیاہ باب ۴۱ ورس ۲)

پھر اب سے ڈھائی ہزار سال قبل کی کتاب ۔۔۔ صحیفۂ دانیال کے آخری باب میں ہم کو یہ پیشگوئی ملتی ہے :-

"اور اُسوقت میکائیل وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لیئے کھڑا ہے اُٹھیگا وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو اُمّت کی ابتدا سے لیکر اسوقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا اور اُس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائیگا۔ اور اُن میں سے بہتیرے جو زمین پر خاک میں سو رہے ہیں جاگ اُٹھینگے پر اہل دانش فلک کی چمک کی مانند چمکینگے اور وے جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہوگئے ستاروں کی مانند ابد الآباد تک۔ لیکن تُو اے دانیال ان باتوں کو بند اور کتاب پر آخر کے وقت تک مہر کر رکھ۔ بہتیرے سراسر ملاحظہ کریں گے اور دانش زیادہ ہوگی۔" اور فرشتہ نے کہا کہ :- "اے دانیال تُو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتیں آخر کے وقت تک بند اور سربمہر رہینگی اور بہت لوگ پاک کیئے جائینگے اور سفید کیئے جائینگے۔ لیکن شریر شرارت کرتے رہینگے۔ اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھیگا پر دانشور سمجھیں گے۔ اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کیجائے گی اور بُت توڑے جائینگے۞۔ ایک ہزار دو سو نوے (۱۲۹۰) دن ہونگے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا اور ایک ہزار تین سو پینتیس (۱۳۳۵) روز تک آتا ہے۔ پر تُو اپنی راہ چلا جا جب تک کہ وقت اخیر آوے کہ تو چین کرے گا اور اپنی میراث پر اخیر کے دنوں میں اُٹھ کھڑا ہوگا۔" (دانیال باب ۱۲ ورس ۹ تا ۱۳)

دانیال نبیؑ سے قریباً چھ سَو برس بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام مبعوث ہوتے اور اپنی آمد ثانی یعنی اس جلیل القدر مرسل یزدانی (احمدؐ آخر زمان مسیحؑ قادیانیؑ) کے

۞ یہ اصل عبرانی عبارت کا لفظی ترجمہ ہے۔

ظہور کی خبر ان الفاظ میں دیتے ہیں:۔

"کیونکہ جیسے بجلی پورب سے آتی اور مغرب میں بھی چمکتی ہے۔ اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا۔... .... پر اُس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا۔ آسمان کے فرشتے بھی نہیں جانتے۔ مگر صرف باپ جانتا ہے" (متی باب ۲۳ ورس ۳۶)

"اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرانا نہیں کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اسوقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھائی کریگی۔ اور جگہ جگہ کال پڑینگے اور بھونچال آئیں گے" (مرقس باب ۱۳ ورس ۶ تا ۸)

..... "اور میرے نام کے سبب ساری قومیں تم سے عداوت رکھینگی اور اس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے۔ ایک دوسرے کو پکڑوائیگا اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیگا۔ اور بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے۔ اور بہتوں کو گمراہ کرینگے اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائیگی۔ مگر جو آخر تک برداشت کریگا وہ نجات پائیگا" (متی باب ۲۴ ورس ۶ تا ۱۲۔ لوقا باب ۲۱ ورس ۹ تا ۱۱)

"اور اُن دنوں سورج تاریک ہو جائیگا اور چاند روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گرینگے ...... اور اُسوقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دیگا۔ اور اسوقت زمین کے سارے فرقے چھاتی پیٹینگے" (متی باب ۲۴ ورس ۲۹ و ۳۰۔ مرقس باب ۱۳ ورس ۲۴ و ۲۵)

لوقا باب ۲۱ کی بعض آیات میں بھی مسیحؑ کی آمد ثانی کے اکثر آثار و علامات اسی قسم کے بیان ہوئے ہیں۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہو لیں گی یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی آسمان اور زمین ٹل جائیں مگر میری یہ باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔ لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کی بات کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔ جیسا نوحؑ کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے تھے اور اُن میں بیاہ شادی ہوتی تھی۔ اس دن

تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا۔ اور جب تک طوفان آکر ان سب کو بہا نہ لے گیا انکو خبر نہ ہوئی۔ اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا۔ اسوقت دو آدمی کھیت میں ہونگے تو انمیں سے ایک لے لیا جائیگا۔ اور دوسرا چھوڑ دیا جائیگا۔ دو عورتیں چکی پیستی ہونگی ایک لے لیجائیگی اور دوسری چھوڑ دیجائیگی۔ پس جاگتے رہو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس دن تمہارا خداوند آئیگا۔۔۔۔۔۔ پس تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔ اس دن میں ابن آدم آئیگا" (متی باب ۲۴ ورس ۴۳ تا ۴۴) انجیل لوقا و مرقس میں بھی اس سے ملتی جلتی عبارات ہیں ۔

انکے علاوہ اسلام میں بھی امام آخرزمان کے ظہور کے متعلق پیشگوئی فرماتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض آثار و علامات بیان فرمائی ہیں جو امت محمدیہ میں عام طور پر مشہور ہیں۔ جیسا کہ قارئین کرام رسالہ ہذا کی گذشتہ اشاعت میں مفصل بحث ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ حضورؐ نے آنیوالے مصلح اعظم کو مسیح اور مہدی دونوں ناموں سے یاد فرمایا ہے۔ اور نشانات ظہور میں یہ بتلا کر کہ اس کا ایک کام کسر صلیب یعنی صلیبی مذہب کا ابطال اور اس کے بالمقابل اسلام کی حجت تمام کرنا ہوگا۔ بڑی وضاحت سے پتہ دیدیا ہے کہ صلیبی دین کے غلبہ کے وقت اسکی بعثت ہونی ہے۔ اسی طرح قتل دجال قتل خنزیر۔ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنا بھی اسکے کام بتلائے ہیں۔ پھر اسکا آخری زمانہ میں ہونا بھی مذکور ہے جبکہ دنیا پر طرح طرح کی وبائیں اور بلائیں نازل ہونگی۔ زلازل بکثرت آئینگے۔ قحط پر قحط پڑینگے ۔

سب سے آخر مگر سب سے اہم امتیازی نشان مسیح موعودؑ و مہدی معہودؑ کے ظہور کا آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمایا کہ ماہ رمضان کی ۱۳ و ۲۸ تاریخوں میں چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا اور یہ ایسا عدیم المثال نشان ہے جسکی نسبت نبی کریمؐ فرماتے ہیں۔ کہ زمین آسمانوں کی پیدائش سے لیکر اسوقت تک کسی کی صداقت ظاہر کرنیکو وقوع میں نہیں آیا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر اپنا دست مبارک رکھکر یہ فرمایا کہ "لو کان الایمان معلقا بالثریا لناله رجل من ابناء فارس"